



# روڈ لکھنؤ

چوتھیں صفر ۱۲۸۰ ہجری مطابق دسویں نومبر ۱۸۶۳ عیسوی  
 شنبہ عید و رد بالفور صاحب بہادر کے گہر میں جمع ہوئے

## حضر

آصف جنگ بہادر محمد خیر الدین خان بہادر عید و رد بالفور صاحب  
 جان جہاں خان بہادر احمد علی خاں صاحب مولوی میرزا عبد اللہ صاحب  
 میر غلام علی صاحب

اس جمع کے منعقد ہونے کی بغور خواہش تھی کہ ہر سے ہو کر لوں میان ڈالنے  
 مجھ کو توں سے اس بات کا شوق پیدا ہے کہ مسلمانوں میں علوم و ہنر کی ترقی  
 عام ہو اور میں تحریر سے یہ بات پتا ہوں کہ مسلمان لوگ علم و ہنر سے  
 سیکھنے اور سکھانے پر توجہ نہیں دیتے تھے ہیں اور اس کو عموماً  
 کو سیکھانے کی بجائی اور دروغ نہیں بڑھانے ہندو لوگ اس میں  
 زور دینی سخت کرتے ہیں نہ غیر کو بھوسہ سکھاتے باوجود اسکے ہر اکری

سردار کو یہی یقین تھا کہ مہد و لوک علم و ہنر کے شائق اور فن و دانش  
 میں لائق ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ اور مہد و لوک کو یہی بھی زعم ہے کہ اس  
 علم و ہنر کے تہذیبی دنیا اور تہذیبی دنیا کے بعد مسلمان لوگ سوائے  
 لکڑی بہوڑے اور موٹے رہنے والے کوئی کس کی لائق نہیں  
 رہیں گے میں جب ان کی زبانی ایسی سمجھ اور مہد و لوک کی ایسی اطمینان کی  
 وجہ دھونڈا تو میں بوجہ یہ کہ مہد و لوک علم کی تحصیل کے واسطے تو تہذیبی  
 سے کو شش کرتے ہیں تو اسکو تہذیبی تہذیب اور تہذیب سے تمام مہد و لوک  
 اساطیر ہر کرتے ہیں۔ گویا اکیلی تہذیبی اور اہتمام اس میں ہوتا ہی  
 پر ہر حال اس کے اہل اسلام سید سے اپنے اپنے گہروں میں علم سیکھنے  
 کے واسطے محنت کرتے ہیں ایک جیسے کے آگے تہذیبی مہد و لوک جمعے قیامت  
 کئے اور درخواست کئے کہ میں ایک مجمع کے واسطے علم مجاہدات کا تہذیبی  
 سیاں کروں اکیلی درخواست سستے ہی میں بوجہ کہ مجھ کو سب جمع ہی  
 تہذیب معلوم ہوا کہ اہل تہذیبی ریس کے آگے سے تہذیبی مہد و لوک ایک جماعت

۴  
 باندھی ہیں علم کی ترقی کے واسطے لیکن ان آرٹائی برس میں چالیس آدمی  
 انکے شریک ہوئے اور انکی آمد فقط بیس دیئے ماہوار ملک ہی جس مبلغ  
 کا ایک راجہ اہل انگریز سے پہنچتا ہی اگر تم غور کریں کہ سات لاکھ روپے  
 مدرسہ میں ہیں انہیں سے چالیس ایک آدمی کی جماعت علم کی ترقی  
 کے واسطے جمع ہونا کی بری بات نہیں بلکہ بہت ناخیر ہے برخلاف اسکے  
 اگر تمھاری لوگ کی محنت کتاب خانہ کے باب میں دیکھیں تو اگرچہ تمھاری  
 قوم قلیل العدہ ہی کتنے ہزار روپیہ اور کتنے سو شریک اسکی ملگ کے واسطے  
 مجتمع ہوئے تاہم اہل انگریز میں تمھاری ایسی کوشش کا شہرہ نہیں سنا کہ  
 اہل انگریز میں کے بیس آدمی میں بھی اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ  
 ملک کو کتنا بچانہ ہی ہنود کی اتنی شہرت اور تمھاری بری محنت اور کوشش  
 اپنے معن کے چار دیواری کے ہی اندر رہتی رہتی کتنے ہینوں کے آگے  
 میں اہل اسلام کے واسطے ایک مدرسہ کی تجویز کیا تھا دو تین روز  
 میں میں بارہ ہزار روپیہ ملک جمع ہو اور میں خوب جانتا ہوں کہ

تیس ہزار روپیہ ملک جمع کر سکتے تھے ایسی محنت یا ایسی سخاوت ہندو  
 میں تم نہیں پاؤ گے بلکہ وہ لوگ دولتمند اور معقول خدمت رکھتے ہیں  
 سوائے قلیل مکتبوں کے دوسری علم گاہ ان کے نہیں دستے تحقیق ہی کہ  
 ہندوؤں کے واسطے بچا اسکول ہی لیکن یہی ہندو لوگ بچا اسکول نہیں  
 بنائے وہ اسکول بنائی گئی تھی اہل انگریز کے عقل مندی سے اور مخصوص  
 اسکا بانی میسٹر جارج نارٹن تھا اگر میں دیوان مدارالامرا بہادر کے گھر  
 میں یا مولوی خان عالم خاں بہادر تہوجبٹ کے گھر میں یا قاضی الملک شاہ  
 یا مولوی اسلمی صاحب یا مولوی جمال صاحب یا مولوی شہاب الدین صاحب  
 یا قاضی ارتھ علی خان صاحب یا معروف صاحب یا مفتی یوسف علی خاں صاحب  
 یا مولوی مہدی صاحب یا منور جبک بہادر یا قاضی فخر الدین خاں محمد ابو بکر یا  
 مولوی غیاث الدین صاحب یا سو بہترنگ دوسرے علما جیسے امین بیان  
 اگر سکون کا جاؤں تو کیا دیکھوں گا کہ ہر ایک کے گھر میں دس سوسو سو  
 سوجوان طالب العلم علوم مختلفہ متفرقہ کے تحصیل میں روز مشغول ہیں برہم

در اس کے تمام مہندوں کے گھروں میں جا کر تالاس کر دو تو ایسا مرغوب  
 تماشا ہر کر یا د گئے بلکہ ایسا خیال کو مہندوں کے دل میں نہیں اگر اب  
 تم یو جھو کہ حب ہمارے علم پروری کا حال ایسا ہی اور مہندوں کو لگا دیا  
 سودی لوگ کہ اگر کر ایسے مشہور ہو گئے ہیں ہوا سکا دہ کیا ہی تو میرا جوا  
 یہ کہ سکے دو سب ہیں ایک یہ کہ مہندوں کو جو کرتے سو ملکر جماعت سے  
 کرتے اور تشرکت سے ہمیشہ ایک طور کی تہرت اور قیہ کی صورت  
 ہی اور تم جو کرتے سو تنہا تنہا کرتے اور ایک بہائی نیا کرتا سو اس پر  
 دوسرا واقف نہیں دوسرا وجہ یہ کہ تم کو جو علم سیکھتے اور علم سکھاتے  
 سو اسے علوم ہیں جو جب جلی خواہستی ہی سو ہیں اور ویسے علم کی حالت  
 اب اہل جہان کو نہیں رہی ہی اور تم کو چاہئے کہ اب کے رواج اور  
 خواہست موافق علم کی رواج کی کو تنہا کریں تم جسکی تعلیم و تدریس  
 کرتے ہو سو اسکی ذر بھی پرواہ اہل فکر کو نہیں ہے یہ اہل منہ و جو عہتہ  
 ایسی تدبیر معاش میں برے کیلے اور ہوسٹیا میں سوائے قوم کو ایسے علوم

سیکھاتے ہیں جو دیبا میں اور ایک اہل ریاست میں انکار و اج اور ضرورت  
 ہی اور اگرچہ ہندو لوگ کی محنت اور کوشش قلیل ہی تو بھی ریاست  
 کر لے ماروں کے نظر میں اکثر اکلے کام دستے اور انہیں کے خواہش کا علم  
 اکلے پاس پائے جانے کے سبب سے اکلے پاس ایسا ثابت ہوتا ہے کہ یہی لوگ  
 دیبا میں علم سیکھنے کی محنت اور کوشش کرتے ہیں اسی واسطے تمام متنازع  
 در دولت اور عزت ملک و جھوڑ کر انہیں کے پاس جاتی ہے یہ لوگ مشہور ہو  
 گئے تم گماں اس حال کا علاج تم مجھے بوجھو تو میرے دست میں دو تین طو  
 سے اسکا تذکرہ کر سکتے ہو آگے ظاہر کیا گیا کہ مدارالامرا بہادر اور نظام  
 خان بہادر تہو جبکہ غیر ہم اپنے اپنے گھروں میں ایسے ایسے ستارگوں  
 کو تہا علم سیکھاتے ہیں انکے عوص یہ تمام سرداراں اپنے ستارگوں کو  
 ایک جگہ میں جمع کرانا اور ایسی اپنی تدریس دیا دیا اور اس مدرسہ  
 کو عام مدرسہ کر دیا اور ہر مدد دیے ہار اپنے مدد موافقی اس مدرسہ کے  
 معلموں اور ستارگوں پر اپنی حکومت رکھا کہ دیبا میں اکلے انکے نام سے

اس مدرسے کی امداد مشہور ہووے مسلمانوں کو امداد دارالامرا بہادر کے یہاں قاضی  
 بہادر وغیرہم کے تو سوں کے حکم ہر ار کی تربیت ہوگی اور معیت کے نافع  
 علوم پر مائے جایگے تو ہزاروں مسلمان رو رہی سے لگ کر آرام سے گذر  
 کریں گے اور قوم معر اور یکساں اور مدد دے ہاروں کو احرام میں ایسا  
 نہیں کہتا ہوں کہ آپ لوگ میری اسی رائے اور تدبیر کو قبول کرو اور  
 ہو جاوے لیکن الباب کہا جائے کہ ایسے تجویروں پر عمل کرنے سے بہت سے فوائد  
 یاو گے ہذا آتا ہوگا کہ تمہاری کوشش تربیت عام اور علوم کے روح  
 میں تمام دیباہ برطاہر ہو جائیگی اور تمہاری گماچی دور کرنے کے واسطے بہتر  
 تجویز میرے ذہن میں آتی ہو یہی کہ آپ لوگ ایسے علوم اور فنون سکھائے  
 کی کوشش کرنا کہ اب کے بنی آدم جو ہمارے زمانے میں اس پر زمین پر  
 بستے ہیں سوائے خواہش اور ضرورت رکھتے ہوں اور اب اس  
 رواجی علم کے نسب سے دیباہیں بہرہ مند اور مستغنی اور دولت والے  
 ہوں کہ بجا دور روزہ جیں اور آرام و آسودگی سے کا تو



یہ خیال میرے دل میں دوڑ رہا ہے اور میں روز بروز یہ خیال  
 کرتا تھا کہ کس طور سے اس بات کو عمل میں لاؤں اور توقف کرتا تھا  
 اسی امید سے کہ کوئی سردار تمھارے میں سے اس بات پر متوجہ  
 ہووے اور خود آپ سے آپ اسکو شروع کرے لیکن میں ان تک  
 اس بات کے انتظار ہی میں رہا کوئی صاحب اس کام کا آغاز  
 نعرانے اسلئے میں آپ صاحبوں کو تصدیق دیکر امیدوار ہوں کہ میری  
 اس امید کو رلانے میں کو تش فرما دینگے

اب ایک کتابخانہ عمدہ اور معقول اور سیدہ اہل اسلام کا تیار ہو گیا ہے  
 جس میں کثرت کتابوں کی اور سرکار کے عدد کی بہتایت اور معقول  
 آمد ہی اور ایک مدرسہ یعنی مدرسہ اعظم ایک ہزار روپیہ کے  
 ماہوار کے اخراجات سے حضور نواب کرناٹک کے سخاوت  
 سے مقرر ہو گیا ہے بن اور ایک کارخانہ کی ضرورت ہی یعنی  
 رمل کھڑی میں ایک جماعت ہو جائیں ایسے لوگ ہوں جو حدانت میں

علم سیکھ چکے ہوں ویسے لوگ وہاں اگر علوم اور رموز کا مدار اور حجت  
 آپس میں کیا کریں تاہم علم کے مباحث سے سے تاہم علم کے مباحث سے سے تاہم علم کے مباحث سے سے  
 جو مفصلہ جہاں کے دہس کی جالالی سے بکلی اور بکلی جاتے ہیں میں اور یہ  
 دوسرا فائدہ یہ کہ ویسے مفصلہ کو تقریر اور مباحث سے مدد کرے اور مباحث سے مدد کرے  
 کثرت اور ایسے مافی الصیر اور ادا کرنے کی عادت ہو جائی

اب میری تجویز تو یہاں کر چکا ہوں آپ سر دارانِ عمل میں لانا اور نہ لاموقوف  
 سے مابینت بکلی خود کر دیم رد کرے دیں سرور دیم  
 بالفور صاحب بہادر ایسے اس تقریر کو تمام کر کر مینت ہی سر داران  
 ایک آواز ہو کر اس تقریر اور تجویز کو پسند کئے اور سرگداری کر لے لگے  
 صاحب بہادر کیا روحیت اور خلوص سے ہمارے بھلائی کے فکر میں مشغول  
 ہیں اور یہی لکھے سو قانوات قبول کئے

## تجويزات

علم تجویز اول بالفور صاحب بہادر کی ایک جماعت علم و ہر کی مباحثہ و مدار

کے واسطے منعقد ہو۔ پسد کے محمد حیر الدین بھادرا اور اعتماد الدین بھادرا  
 کے نام اس جماعت کا مجمع علم و ہر تھری

تعارف کے واسطے اس مجمع کا ایک حامی اور ایک میر اور جے میر تالی اور  
 ایک ہتھم اور میراں ہو دیں اور اس مجمع کے امور کی سربراہی ایک محفل  
 کے معرفت سے ہو۔ جسکے منتر جے ہو دیں ایک میر اور ایک ہتھم ان میں  
 داخل اور بہر محفل ایسا میر مقرر کر لینگے لیکن مجمع کل کا ہتھم یعنی کارواں اس  
 محفل کا ہی ہتھم اور سر ریٹ رہیگا

لکھنؤ ہر جیسے میں میرا دل مل جاوے اور اسکے جاے رد و سر میراں میر تالی میں  
 سے اول تھرے باری ماری سے اور میرا دل میر تالی اسی طرح دو تھلس  
 تھ۔ ہر جلسے میں ایک میر یا اسکے عوض میں میر تالی سربراہی کے واسطے سے  
 حاضر ہے خواہ وہ مجلس سارے کی ہو یا داکرے کی۔

۱۔ ہر صاحب جو علم کی ترقی کا نایق اور ستہرہ دیے ہیں منتر کے مابین ہو  
 ایسی رجوع ست طریقہ دل ہتھم کے نام سے اس مجمع کا میر ہوئے کے واسطے

اگر دیوے تو اہل جمع کے قبول کرنے کے بعد اس مجمع میں داخل ہونے کی اجازت  
ملیں گی

۱۱۔ اس جماعت کا عایت مقصد علم و ہر کا افادہ اور استفادہ۔

۱۲۔ میراں کو اختیار ہے کہ سوائے مقدمہ دیں کے علم و ہر کی تقریر جو ہوا ہے  
حوتی موافقیاں کریں یا کرادیں تاہر شخص اپنے ہم محل کے بیان سے فائدہ یاد۔

۱۳۔ اس مجلس میں پولیٹیکل اکیڈمی یعنی امورات ملکی کے تعلیم اور اسکا  
محنت ہوگا بغیر مداخلت دیے کے امورات جاریہ دولت میں۔

۱۴۔ ستر کا سوجدے زیادہ ہو دس اوایل میں۔

۱۵۔ اس مجلس میں تقریر کر بے مارا یا بایاں تحریر میں لا کر رہے اور  
دوسرے ترکا اس تقریر محرر کی مدد یا نظریں تقریریں کریں تو ہو سکتا ہے  
بدون تحریر کے اور وہ بیان محرر اس کا راجہ میں دسے والے تا دوسرے  
ترکا کے بھی مطالعہ میں آتا رہے وقت پر۔

۱۶۔ یہ محفل سر مجھے میں ایک بار مگل کے تمام کے چار کنوں کو ہو سکتی

۱۲۔ جو شخص اس مجلس میں داخل ہوا جتنا ہی سو پہلی شرکت کے واسطے ایک روپیہ عطیہ دیکر داخل ہووے اور ماہوار دوائے کاغذ اور قلم اور روشنائی اور دوسرے ضروریات مجلس کے سہرا ہی کے لئے لے لے۔ اگر کوئی شخص فاصل معروض محتاج یا مسافر اس محفل کے تیرکوں کے سوا اس محفل میں تقرر کرنے یا سننے کے لئے آئے جانا تو اسکو اجازت دئے جاوے موافق قافوں کے اور وہ شخص بغیر بیسے دیے کے آوے لیکن آنے مارے کو رعایت کرنا ضروری ہے۔

۱۳۔ اگر دیا شخص ممیت آئے جانا تو چاہئے کہ ترکیب و حقائق ۱۴۔ درخواست کئے جاوے کہ بجائے کار ادا لان اس مجلس کے واسطے مستعار لے۔

۱۵۔ ایک سب کیش مقرر ہووے ان قواعد میں نظر تالی کر کے کے واسطے اس مجلس کے ارکان مولوی میرا عبد الباقی خالص اور احمد علی خالص اور محمد جیر الدین جاں بہادر مقرر ہو دیں

مجلس۔ آتے سو مگل کے جاگنے کے وقت ایک جلسہ ہوا محل تابی کی بوتل  
سننے کے واسطے۔

لوٹے۔ کار و ماکی خدمت بر ایک صاحب مقرر ہوا۔

نے قانات تھرائے بعد مجلس کے طرف سے ابو جہاں بہادر کے تشریف میں  
محمد خیر الدین خاں بہادر نے یوں اظہار کئے کہ ہم بالفور صاحب بہادر کی  
اس احسان کا عوض اور ایسے عمارت کے تسکیر لاری کیا کر سکتے ہیں خود  
بہادر ہمارے بھلائی میں اور حیر خواہی میں صمیم دل سے متوجہ ہیں اور  
ایسے اوقات عزیز کو ہم لوگ کے حوبی اور افادہ میں صریح کرتے ہیں سو  
دعا اور تعریف اور تسکیر کے جید العاطف کے ہم سے اسکا کچھ نہ ہو سکتا  
بعد تمام ہوئے تقریر اور تجویزات کے چھ کٹے کٹے اور چراغ میر لاکر دہرے  
تو بالفور صاحب بہادر اور محمد خیر الدین خاں بہادر اور جا کھان خاں بہادر  
چراغ کے جلنے اور دہواں اور کولسا اور آگسبن اور نور انبیت کی صفائی  
اور کافت اور ہوا کی بوجہ اور فوارہ کے بہ رجبہ اسد

مرفوم

۲۶ صفر سنہ ۱۲۷۰ ہجری مطابق

۲۹ نومبر ۱۸۵۴ء بمبئی

دستخط میر بخش

میر عبد الساقی خان

دستخط کاروا

محمد حیدر الدین خاں

## روداد جمع علم و ہنر کی

جو چوتھی دسمبر ۱۸۵۳ء عیسوی روز شنبہ میں چار گھنٹوں کے وقت منعقد ہوئی سو عیدی و ریال فور صاحب بہادر کے گھر میں محفل گذشتہ کے ۸ تجویز کے موافق

### حضر

میر محمد علی خان صاحب	سالار الملک بہادر	میر عیدی و ریال فور صاحب بہادر
مولوی میر عبدالقیی صاحب	سراج الدولہ بہادر	محمد خیر الدین خان صاحب
اعتماد الدولہ بہادر	منوچک بہادر	مستقیم حبیب بہادر

احمد علی خاں صاحب

تجویز اول میرزا باغور صاحب بہادر پسند کئے گی تمام حصار سے کہ سراج الدولہ بہادر اس جلسے کے میزبوں ہیں

تجویز دوم جلسہ گذشتہ کے تجویزوں کو ایک محفل ثانی کے نظر کرنے کے واسطے رکھے گئے تھے موبار تالی اسکو دور سے میں بھیجا جاوے تا ارباب مجلس کے بھڑا اصلاح سے گذرے



تجربہ سہی کہ جلسہ آئندہ میں جو آئے تو مسکن کے تمام کے چھ گھنٹوں کو  
 عیدی وردما غور صاحب بہادر کے گھر میں ہووے اور بالفور صاحب بہادر  
 اول علم میرت یاہ کس علم کے ماب میں تقریر و مابین تا عادت جاری ہو  
 تجویز محمد خیر الدین خاں بہادر کی اور پسند کئے گئی  
 تمام سرداروں کی کہ سلاح الدولہ بہادر کا شکریہ واجب ہی جو وہ بہادر  
 بہر بانی سے میر مجلس کی خدمت کی اچھی سر راہی دئے ہیں۔  
 اس تجویز موافق اسکا شکرا دیا گیا۔

دستخط میر مجلس

سردار جنگ

دستخط کار فرما

محمد حیر الدین خان

## میسری روداد مجمع علم و ہنر کی

چہارویں رجب الاول ۱۲۷۴ ہجری موافق تیرویں دسمبر ۱۸۵۲ء عیسوی  
شعبہ میسرعی درڈ مالور صاحب کے گھر میں جمع ہوئی

## حضر

مولوی میرزا عبدالباقی خاں میسرعی درڈ مالور صاحب میر محمد علیاں

اعتماد الدولہ بہادر محمد میر الدین خاں سراج الدولہ بہا

جانجہاں خاں بہا

عہدہ — تجویز ہوئی کہ مولوی میرزا عبدالباقی خاں بہادر اس مجلس

میر ہو دیں

عہدہ — تجویز ہوئی کہ گذشتہ ہفتوں کی روداد آج کے محفل کے

تبدیلات سمیت اس مجمع علم و ہنر کے اصل قالمات بھیجا جائے

اور قلموں مجلس کے تجویز کئے گئے سو قالمات کو ماہم جمع کر لیا

کاغذ میں لکھا

تا۔ تجویز جن قانوات یہ رکھنیاں ہو چکا ہی اکو اور تینو محفل کے روداد  
 کو سوای رد بدل بحث تکرار کے ایک رسالہ میں جمع کر کر جیوانا دو سو عدد  
 تک اور ایک خط شرکت کے دعوت کا بھی جیوانا  
 لاد۔ تجویز اس مجلس کے سرکارین اکثر جوان لوگ کو داخل کرنا  
 جو۔ تجویز آتے سو مشکل کے تین کمشوں کے وقت محل منعقد ہوا  
 لے۔ یہ سب تجویزات شہر چلے بعد سب مجلس مستر عیدی دروازہ باغ  
 صاحب بہادر کی تسکون داری کر لے لگے  
 اور۔ تجویز ہوئی کہ محمد حیر الدین خاں بہادر اس مجلس کی ہستی یعنی  
 کاروائی کی خدمت کو مہرمانی سے قبول کرے بعد میں محفل مولوی میرا  
 عبد الباقی خاں بہادر کی تسکون داری ادا کئے گئے کہ وہ صاحب بکولی میرا  
 کی سربراہی دئے اور بعد باغور صاحب بہادر برسات کے سبب اور  
 حقیقت و ماہیت میں سینہ تقریریں کئے

دستخط میر مجلس

میر را عید الباقی

دستخط کار و ما

محمد جبر الدین خاں

تالو۔ جس علم و ہر کے موافق تجویز بن محفل کے اور  
لکھے گئے تھے محفل کے بھلی تجویز موافق

عہ۔ ایک جماعت علم و ہر کے ساتھ و مدار کے واسطے معقد ہو

مست۔ ہم اس ناعت کا جمع علم و ہر سے

۲۔ عرت کے واسطے اس محفل کا ایک حانی اور ایک میر جمع اور

جھے میر تانی در ایک ہتم اور مران ہو دیں اور اس جمع کے امورات

کے سر راہی ایک محفل کے معرفت سے ہو دے سکے ہر جھے ہو دیں ایک

میر اور ایک ہتم امین داخل اور یہ محفل انیا میر مقرر کر لگے لیکن جمع کل

کا ہتم یعنی کار فرما اس محفل کا بھی ہتم اور ترکیب رہیگا

لاد۔ ہر جیسے میں میر اول بدل جاوے اور اسکے جاے رد و ستر

ان میر تانی میں سے اول تھرے ماری باری سے اور میر اول میر تانی

اسی طرح دور تسلط

۴۔ ہر جلسے میں ایک میر یا اسکے عوض میں میر تالی سر راہی کے

واسطے سے حاضر رہے خواہ وہ مجلس شاد رہے کی مودے یا نہ کر کے  
 ۱۔ ہر صاحب جو علم ہر کے ترقی کے تیاری اور شہرہ دیے ہیں منہ  
 کے مایل ہووے اپنی درخواست طرز میں یہ ہمت کے نام سے اس مجمع کا  
 ممبر ہونے کے واسطے اگر دیوے تو اہل جمع کے قبول کرنے کے بعد  
 اس مجمع میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی

### طرز درخواست

حدت میں کارفرمائے علم و ہنر کے الہام ہیں یہی کہ عاصی تیاری علم و ہنر کا ہی  
 آرزو رکھتا ہے کہ واسطے استفادہ کے داخل مجمع موصوفہ ہووے  
 امید کہ ان مجمع قبولیت سے اسکے عاصی کتبوں میں فرمایا گئے  
 اہم — اس جماعت کا عایت مقصد علم و ہنر کا افادہ اور استفادہ  
 اس — ممبران کو اختیار ہی سوائے مقدمہ دیں کے علم و ہنر کی تفریز  
 جو ہوا اپنے خوشی موافق بیاں کریں یا کہ اوں تاہر تخصیص اپنے ہم محفل کے  
 بیان سے فائدہ پاوے

۱۔ اس مجلس میں پولیٹیکل ایکٹو کمیٹی کی امور و امورات ملکی کے تعلیم اور اس کا کثرت ہوگا بغیر مداخلت دیے کے امور و امورات جاریہ دولت میں

۲۔ ستر کا سہو عدد سے زیادہ نہ ہو دیں و این میں

۳۔ اس مجلس میں تشریک رکھے، راہبایان تحریر میں لاکر رہنے

اور دوسرے ستر کا اس بغیر محرر کی مدد یا نظیر میں تقریریں کریں تو

ہو سکتا ہے بدون تحریر کے اور وہ میان محرر اس کا حاضریں دے دے

۴۔ ستر کا سہو بھی مطالعہ میں آتا رہے وقت پر

۵۔ یہ محفل ہر ہفتے میں ایک بار منگل کے روز ہوا کر منگل

۶۔ جو شخص اس مجلس میں داخل و اجاہتا ہے سو پہلے ترکات کے

واسطے ایک روپیہ عید دیکر داخل ہو دے اور ماہوار دو آٹے کا غدا

قلم اور دستار اور دوسرے ضروریات مجلس کے برہنہ ہی کے لئے

۷۔ اگر کوئی شخص خاصہ معبود محتاج یا مسافر اس محفل کے

ستر کپوں کے سوا اس محفل میں تقریر کرنے یا سننے کے لئے آئے

جایا تو اسکو احارت دے جاوے موافق قانون کے اور وہ شخص نصیر

میسے دیے کے آوے لیکر آئے مارے کورعات کر امرورہی

ص ۵۵۔ اگر ویسا شخص مہتہ آئے جایا تو چاہے کہ سترکب ہووے

حب قانون

ص ۵۶۔ درخواست کئے جاوے کتابچے لے کارا دالاں اس مجلس کے

واسطے مستعار لے

ص ۵۷۔ اس مجلس کے ترکا میں اگر جوان لوگ داخل ہوا

دستخط کار فرما

محمد حیدر الدین خاں



تقریر عیدِی ورد بالفور صاحب سادر کی برسات اسکے

سبب اُسکے فائدہ اُسکے مقدار اُسکے موسم میں  
اگر تم کسی ماسن میں پانی رکھیں یا اگر کسی نشیب میں پانی ہووے تو  
دو تین روز کے عرصے میں وہ پانی اُسکے مقدار کے موافق سب  
جاتا رہتا ہی اگر تم مجھ سے پوچھیں کہ اُس ماسن یا نشیب کا پانی کہاں  
گیا تو میرا جواب یہی کہ وہ پانی یا پانی بن کی حالت چھوڑ کر بخار کی  
حالت قبول کیا اور ہوا میں مل گیا عام زبان میں اسطور کے استحالہ  
کو پانی اُگیا کتھے ہیں اس حانیو کہ ہوا میں ہمیشہ پانی کا بخار رہتا  
کبھی کبھی کم کبھی زیادہ لیکن کچھ بھی نہیں ہوا میں ہمیشہ رہتی ہی چاہے  
بخار ہو کر زمیں سے اُجاتا ہی وہ بخار ایسی سبکی کے سبب سے  
اسماں کے جانب جرتا اور وہاں تھندی ہوا ملنے کے باعث پھر منجمد  
ہوتا اور نظر میں آجاتا جب تک بخار کی حالت میں رہتا تک

نظر ہیں آتا گو کہ کارِ شفاف ہی اور وہ بکارِ ماسی سب تک تھہرے  
 منہ ہنودے بت تک نظر ہیں آتا اور م بارِ بادِ کھے ہو گئے کہ تھہرے  
 میں دس کے وقت ہوا صاف اور شفاف نظر آتی رہتی ہے لیکن آفتاب  
 عروبہ پہنچتی تمام زمیں کے اوپر ستر کے طور پر دو تین گر کی اُجائی  
 تلگ دھواں سامنود ہو جاتا اُسی کو تم اریکا آرماکتے ہیں لیکن اسکا  
 سبب فقط یہ ہی کہ آفتاب رہے تلگ حونی کہ اگلے گرمی سے  
 تمام دس بخار کی حالت میں ہے کے سبب سے صاف اور شفاف تھی  
 سو آفتاب عروبہ ہوتے ہی رات کے تھہرے وہ بخار سمجھ ہو کر دھواں  
 سامنود ہوتا ہی اور اس دلیل سے بھی بہتات ظاہر ہوتی ہے کہ حر کا وقت  
 بہت سویری آفتاب طلوع ہونے کے آگے تھہرے کالے میں دیکھے ہارے  
 کو ایک دھواں سا بار بار زمیں کے سطح پر نظر آتا لیکن آفتاب کی گرمی  
 اس پر لگتی ہی یہ دھواں سا ابر عیب ہو جاتا اور ہوا بھر شفاف ہو جاتی  
 ہی ہوا کی نمی مایہ کے واسطے ایک اوزار سا ہی اسکا نام یونانی

زماں میں بگڑا متر رکھے میں اور اس سے معلوم کر لے سکتے ہیں کہ ہوا میں  
 ملائے وقت نمی کتنی ہے اور اسکے نام کی معنی یہی ہی مایہ والا ہی ہے۔  
 ہی ظاہر ہوتی ہے دو تین طور میں پہلی طور میں اگر کار مایاں ہوا دوسرا  
 طور اسکے مود کا سسٹم ہی اور سسٹم پیدا ہونے کے واسطے چاہئے  
 کہ ہی کا مقدار ہوا میں زیادہ ہووے اور یہ ہی کہ رات کی سردی دن  
 سے زیادہ ہووے جانے کہ ختمے استیادیا میں ہیں سہ کو گرمی قبول  
 کریگی اور ایسی دات سے گرمی کے خارج کرنے کی طاقت ہی بعضے شیا  
 حلدی سے گرمی قبول کرتے اور بعضے حلدی سے ایسی جوہر کی گرمی خارج  
 کرتے اب سمجھئے کہ اس وقت ہوا میں نمی بہت رہے اور وہ حیراں جو اب  
 گرمی حلدی سے خارج کر دالتے ہیں جیسے لکڑی گھاس یا چھار کے پتے یا  
 یسٹم یا مال وغیرہ جو یوں ایسی گرمی خارج کرنے سے رات کے وقت  
 بہت تھکے ہو گئے ہیں اور وہ ہوا حواں سے متصل ہے سو بھی اس وقت  
 تھکے ہو جالے سے اس میں ہی سو نمی سمجھ ہو کر اس تھکے جبر قطرہ

قشر و جمع ہوئی ہے اسی کو سببہم لیتے ہیں تیسرا حور ہوا میں ہے سو فی غود  
 ہو سیکارسات ہی آگے میں سیاں کیا ہوں کہ یانی حور دی زمیں رہے سوا۔  
 بخار کی حالت قبول کرنے کو مستعد ہی تمام ندیوں سے اور تمام دریا  
 سے اور تمام تالابوں سے اور تمام روی زمیں سے رات و دن میں اندھ  
 کے قدرت سے یانی اڑتا جاتا اور آسمان کی لمندی میں خرتا جاتا ہی  
 وہاں کی ہوا بہت تھدی ہونے کے سبب سے وہ بخار مائی بھر محمد ہو کر  
 وہاں ابر مٹا ہی اب حایو کہ وہ یانی بخار کی حالت میں ادر خرتا اور  
 محمد ہو کر ابر کے صورت میں بھر ظاہر ہوتا سو گویا ایک طرح کا حوص ہی  
 جسکے معرفت سے اللہ تعالیٰ پانی کو کم جگوں سے حنک جگوں کو لیجاتا  
 کہونکہ یہ بادل ایک حکمہ قایم ہیں رہتے ہیں بلکہ ایک جا سے دوسرے جا  
 دوسرے پھرتے پھرتے روز کے بعد جب زمین پر سے آسمان میں یانی  
 خوب جمع ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے قدرت سے ان بادلوں کا حوص کھولتا اور  
 انکا پانی اپنے رحمت سے زمین پر رسات کے حالت میں اتار دیا ہی

بادلوں سے رسات رتنے کے سب میں حکما کو حکام ہی یعنی حکما سمجھے ہیں  
 کہ جب دو بادل بڑھ کر آتے اور دونوں میں الکتری سستی یعنی بجلی کی  
 خاصیت کے مقدار کا فرق ہو تو اسی فرق کے سبب سے ان دونوں  
 بادلوں کو ایسے یا پانی سمجھانے کی طاقت نہیں رہتی اور وہ کستھ نوت  
 جالی اور انکا بانی زمین پر تھرہ تھرہ ہوا سے طور پر آجاتا ہی

سے حکما سمجھتے ہیں کہ بادل میں بانی ہیں ہی لیکن وٹاں کا دھواں سا  
 ابر بانی کے عناصر یعنی مہر جس اور آگ سے جن کا مجمع ہی اور جب الکتری  
 سستی یعنی بجلی کے خاصیت کا ایک تار جس مجمع کو لگتا ہی تب سے  
 دونوں عناصر ہم ملتے تو بانی بنا اور برستا ہی یعنی حکما سمجھتے ہیں کہ  
 اگر تحقیق بانی ہی جو بخار کے حالت سے ذرا سا سمجھ ہوا ہی اور آسمان میں  
 رہتے وقت اگر کچھ تھنڈی ہوا ابر پر لگی تو وہ ہم بخار بخار پورا بخار ہو کر بانی بنا  
 اور برستا ہی اور دوسرے حکما سمجھتے ہیں کہ ابر میں بانی تحقیق ہی لیکن  
 اسکے مادے کے بیچ میں اتنی کستھ ہی کہ وہ بھی نہیں گرتا لیکن اگر وہ

ابراہیمان میں دو رتا سو وقت کسی مخالف مارے تے ملے تو وہ مخالف  
 مارے کے ملے سے اسکے مارے میں بھی سو کشت قوتی اور اسکا  
 یالی رسات کی شکل میں گرتاں باتوں میں کو کسی بات درست ہی سو  
 اللہ تعالیٰ کو معلوم لیکن کبھی بعضے اور کبھی سب بھی درست موندے اگر  
 حکم اختلاف ہی لیکن ایسا تجربے سے ظاہر ہوتا ہی رسات کے موسم  
 میں تھدی ہوا آسمان کے ارے لگنے سے یالی کی رسات ریں برآتی و  
 اسکے آنے کے طور میں اور اسکے مقدار اور اسکے فوائد میں اس پر ایمان  
 کرتا ہوں

# نقش بابل کا



قہارے میں بہت لوگ میں جو برسات کے پانی کو بہت سا دہانی جاتے  
 ہیں بلکہ برسات کے پانی میں ہمیشہ کچھ آئرش رہتی ہی جیسا کہ اگر  
 برسات دریاہ و ندی ملکوں میں ہوتے تو ہمیشہ تھوڑا سا مکھ برسات  
 کے پانی میں رہتا ہی اگرستہ ہوں کہ چہ گریہ دہو اور  
 دوسرے علاقے سے جو آبیادیوں سے ہوا میں جرتی ہی آئرش پاکر  
 گزرتا اور یہ بھی ایک طور کی نایا کی ہی جو اکثر برسات سے ملی رہتی سو  
 کار باک اسد یعنی کولیکاز آب ہی اکثر برسات کے پانی میں مگر  
 برگر تاکار باک اسد ایک نفاق جسم ہی ہوا کے سیر کا جو ہمیشہ روی  
 رہیں برمتی سے اور حیوانات اور نباتات سے پیدا ہوتا ہی اور یہ  
 ہمیشہ ہوا میں جرتا رہتا ہی لیکن وہ کار باک اسد نئے نباتات و  
 بہت معید ہی اور برسات گرتے سو وقت اسکے قطروں کے سات و  
 کار باک اسد سے ملکر میں برآئے ہیں اور سب ملکوں میں اور متحد سے  
 موسموں میں برسات کا پانی ذرا سا وہ اور خالص رہتا ہی کو کہ ٹری ہوتا



سے گرد اور دوسری غلاطت اور رطوبت ہوا سے ملتی اور ان ایام میں  
 یابی گری تو بے بس رہتا اور رسات کے یابی کے ساتھ تھوڑا سا بھی گھلا ہوا  
 رہتا ہی لیکن حکما کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں سے آتا ہی جن ملکوں سے یابی  
 بخار ہو کر بہت اڑا کرتا ہی پھر انہیں ملکوں میں رسات نادر اور کم ہوتی  
 ہی کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی کہ اگر یابی بخار ہو کر اڑتے تو زمینوں  
 پر ہی پھر رسات کے حالت میں گرا ہوتا تو یہ ہم جگہوں پر پانی بہت بستا  
 اور خشک جگہ دیے ہی خشک رہتے یا کم یابی بستا سو وہ خشک جگہ  
 رعات کے قابل نہ ہوتے اس لئے اللہ تعالیٰ کے قدرت سے یابی بدور  
 وغیرہ بخار کے حالت میں آسمان کو پھڑکرواں بادل جو ہوتا ہے سو بارے  
 کے زور سے دور ملکوں کو جاتا ہی اور وہاں اپنا پانی نیچے گرا دیتا اور وہاں  
 کی زمین کو تر کرتا مثلاً بگالے کے خلیج سے جو درہس کے کنارے لگتی ہی  
 جو پانی نہ دہویہ کالے میں بخار ہو کر اڑ گیا تھا نمو بر کے مہینے میں تمام کرنا  
 اور حیدر آباد اور میو میں بستا ہی اور وہاں کے ملکوں کو آماد کرنا اسکو

اللہ تعالیٰ کی مہربانی حالو کیونکہ بدوں ایسے کچھ حرکت کے اکثر کرے دیا کہ حرکت  
 بھابھیں رہتے رسات کا مقدار مختلف جگہوں میں مختلف ہی دینی کا مقدار  
 حوالوں میں گرتا ہی سو تھوڑے باتوں پر موقوف ہی یعنی ملک میں رتے  
 پہاڑ ہوں بویا کا کھار جو بار سے آسمان میں جلتا ہی پہاڑ کے اوپر اور  
 داس کو برنگے سے محمد ہوتا اور رسات سکر گرتا دوسرے ملکوں میں جہاں  
 ہوا بہت خشک اور گرمی بہت ہے اگر جہ آسمان میں بادل رہتا ہی اور بار  
 وہ بادل توتے اور پانی کو گرائے نایل ہوتے تو بھی بادل سے رسات تھوڑا  
 بچے اُترتے ہی آسمان کی گرمی اسکو بھڑکار کے حالت میں بدلا دیتی اور  
 خشک رہیں برپانی برتا نہیں یہے ملکوں میں جیسے عربستان کے بیابان  
 اور مصر کے بیابان اور سند اور دوسرے بیابان جہاں ساراں بار  
 یہ عجیب تما سادہ کہتے ہیں کہ بادل آسمان میں ہی اور بادل سے بھی پانی  
 گرتا ہی لیکن ایک بوند بھی زمین پر جو خشک اور جل رہے کی ہی نہیں  
 گرتا یہ تما سادہ کہنے سے تما سادہ کے دل میں کسی شاعر کی بیت یاد آتی

خاک برابر کی زگشت خراب رفت دریا دور کیت آب جن ملکوں  
 میں بہت سے تھاراں رہتے ہیں سو اکثر وہاں زیادہ برسات پڑتا اور اگر  
 کوئی ملک میں جہاں عام مارا کسوڑی دریا سے آتا ہی تو بہت دوسرے  
 ملک کے حسیباً بار نہیں جلتا بہت پانی گرتا ایک تیار ہی اسکا نام یو  
 یعنی رسات کا مانیب جسی حکمائے رسات کا مقدار جو ہر ملک میں کتنا  
 کرتا ہی سو مانتے ہیں اُسے ہر ملک کے برسات کا مقدار معلوم ہوتا ہی  
 در اسر کا رسات سالانہ آرائی قدم ملک ہی یعنی تیس اگل لیکس  
 کرنا گ کر یاوردی ملک ہی اسپر اللہ تعالیٰ کی رحمت خوب بھیجی لیکس  
 اراتے ملکوں میں جب بلہاری جبین درختاں بہت کم اور نہاراں کہتے  
 نہیں ایک سال میں فقط دس مارا اگل پانی کرتا ہی رحلاف اسکے کیا نور  
 اور کوڑیاں بدر اور رما اور مہی میں جن ملکوں پر جنوب کے موسم کے  
 بارے میں پانی کرتا ہی برسات کا مقدار دیر سو اگل دو سو اگل آرائی  
 سو اگل کرتا ہی لگد بر میں ایک ملک ہی جہاں ایک ست ہری داتا ہے

لوگ کے بولنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جاسوا گھل کا برسات ویاں گرتا ہے اور برسات  
 کے گرنے کے مختلف طور ہیں اگر برسات سے لمبی دیر سے آوے تو ایسی تھندی  
 ہوا کہ بچ میں سے گرے تو تھدار بھیگا بعضے ملکوں میں اکثر سال برسات  
 ہوتی باریشوں کے جزیرے میں گیارا بیسے ٹلک یا بی برسات ہی سیر وطن  
 میں بھی بعضی انگلستان میں ایک سال میں دو ٹلک یا بی کے دماں ہیں اور  
 فقط ایک ٹلک خشک فارس کے خوب میں برسات بہت کم ہوتا اگر جہ  
 آبادی خوب ہے کو کم کہ سنہم اور اوس بہت ہوتے برسات کا عجیب تاتا  
 ہوتا کبھی کبھی پانی زمین پر گرتا اگرچہ آسمان میں دال نہیں رہتا ہی اسکا بیان یہ  
 ہے کہ نیچے کی ہوا کی وہ جو زمین کے متصل ہے یکایک تھندی یا دوسرے کچھ  
 بہت سے سمجھ ہوتے اور گرنے ہی برسات کی زیادتی سے نقصان بھی ہوتا اگر  
 زمین شیب پر ہو یا زمین چٹائی کی ہو اور بہت برسات اسیر آوے تو  
 جہاں اور جڑی بوٹیوں کے تران ستر جاتے جیسے بہت مدہوا کھلتی ہے  
 اور باستانوں کو تہ اور حیثیتیں اور دوسرے جہاں ہلاک کرتا ہے اگر

میں درمیانی رہے یا مالوکی تو اساکچھ نقصان نہیں ہوتا ہی کو کو گرتا سوراٹ  
 حلدی سب میں بھاتا یا مالو میں جربا رعیت کو بانی گریکا وقت بہت  
 فکر کا سبب ہی اگر اسکے امح بیرنے کے آگے تھوڑا رستہ برے تو اسکی میں  
 کم اور تھدی موتی اور امح بیر کر اسکا موڑا گئے کے وقت بانی کبھی کبھی بڑنے  
 سے اسکو بہت فائدہ ہی لیکن رجلاں اسکے اگر امح ڈالے بعد رستہ مدت  
 سے گرے تو بیچ میں سے اگھر جانا اگر بھول کھتے وقت بڑا بانی گرے تو تمام ہول  
 گر جاتے اگر پہلے سو وقت بانی بہت گرے تو تمام امح کے کاڑیوں کو نیچے  
 سلاتا رعیت کا نقصان بہت ہوتا اور ایک سال کی محنت اسکی ضائع ہوتی تاہم  
 رستہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جابجا ہئے بدن ہی کے کچھ جبر بھی سکتی تاگ سکتی  
 اگر کو تنگ میں رستہ آوے تو اور ششم کی ہی اور غوی مالوں سے رستہ  
 بھی ہو تو ایسے مکاں دہراں رہتے ہیں رستہ سے ایک بڑا فائدہ ہوتا  
 بعض اسکے بڑے سے جہر بہت ہوتا ہے زکریا رستہ گرے تو جہر سے ہوتے  
 جہر ہوتے تو غدی ہوتی اگر تم یہ بوجہ ہیں کہ درخت اور پہاڑوں کے

لک میں زیادہ پانی کا ہیکوڑتا ہی اسکا سبب یوں ہی کہ جب ہوا زمین  
 کے سطح پر چلتی ہے تو اس ہوا کی نمی زمین کے گرمی سے بخار کے ہی  
 حالت میں رہتی ہی بس چلتے چلتے کسو پہاڑ کو پہنچے تو اسکے دامن پر  
 خٹنا شروع کرتی ہی اور پہاڑ کے سر کو پہنچتے ہی وہاں کی سردی سے  
 تھنڈی ہوتی ہی اور اس ہوا کی نمی منجھ ہو کر رسات کے قطرے گرتے

اسی سبب سے اکثر کوہستانوں میں رسات زیادہ رہتا  
 اس جگہ میں کوہ کے لوکبر ہوا میں ہے سو پانی کا منجھ ہونے کا لغت کھینچ کر  
 اسکے وہاں گرنے کا بیاں کیا

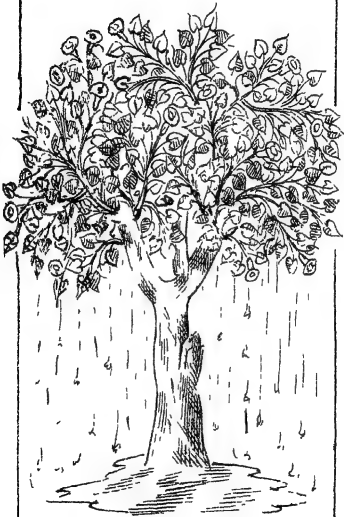
## نقشہ بہار کا



جہاں کے ملکوں میں زیادہ بانی گزینکا سب سے پہلے آگے کیا ہو  
 کہ دریاں اور جہاڑ کے پتے اور گھاس و عیرہ اپنی گرمی خارج کر لے کا  
 میسٹ میں ہی اسلئے جہاڑ کے پتے و عیرہ اکثر تھنڈے رہتے اور بہتی  
 سمجھا اور لگی تو اسکی ہی منجھ ہو کر رسات کے قنارے سے گرتی اسکی لیل  
 و خود بار بار دیکھے ہوں گے تحقیق ہے کہ کم بہت کم سفر کئے اور بہاڑوں  
 میں ماتے جو ہونے کو کبھی ہیں دیکھے لیکن رحمت کے مسجد کرنے کا ناما  
 تم مارنا دیکھے ہوں گے گئے سارا ایسا اتفاق ہوا کہ ایک روز صبح کے  
 وقت جب میں اپنی نوکری کو ماڑی کاشت کو گیا تھا تب بڑی اوس نھی  
 لیکن رسات کچھ گزرا تھا سو اسے اس لیے کہ وہاں تھے انکے بیج  
 گدے میں میرا کرا اس بھیک گایا کے قنارے سے جو کرتے تھے  
 جہاڑ کے بتوں سے حیرا اوس لگ کر مسجد ہوئی تھی۔



## نقش چهار کا



ہم سے ہو گئے کہ باہی کارسات بھی کبھی ہوا ہی نہیں تحقیق اللہ تعالیٰ کے عجیب  
 قدرت سے ہی اسکائیاں یوں ہی کہ کسی دریا پر رُطوفاں ہوا ہوگا جسے  
 سکائیانی اور اسکے اندر میں سو جھیلیاں اور کھجے جاکن در ملکوں پر پڑے ہوں گے  
 اور کبھی آدمی کے حوراک کا بھی برسات ہوا ہی اس طرح سے کہ کسی ملک میں  
 جہاں ایک طور کیے خڑی کڈے قلب مصری کے ماسد پیدا ہوتے ہیں سو ویسے  
 ہی سد طوفانی ہوا سے ایسی جابی سے اٹھ کر ہوا کے سات اور چکر کردوسرے  
 ملکوں میں بھر گئے ہیں اسی طور سے مذکور سات اور چوہوں کارسات بھی  
 کبھی کبھی ہوا ہی اور کبھی آگ کارسات بھی ہوا ہی اسکا سبب برسات کے ساتھ  
 محل گرنے سے مغربی ہندوستان کبھی کبھی گرنے کے کسی سبب سے جب پانی کو تہام کھنکی  
 قوت ابر سے ایک ایک فوت جاتی ہے تو وہ پانی ابر سے ایک بہاؤ کی شکل سے قوتیاں  
 اندھے جٹ لگتا ہے اور اس کے پانی کنشس سے دریا کا بھی پانی محرومی  
 شکل سے ابر پڑتا ہے اور دونو آئیں مل جاتے اور ایک دوسرے کو  
 جذب کرتے ہیں اسکو انگریزی میں ڈار اسبوٹ کہتے ہیں

قصه اولی



جدول برسات کے مقدار کی ہر ملک میں جو خط استوا

اور شمالی اور جنوبی عرض میں واقع ہیں  
گھٹا دس لاکھ برسات کے مقدار کا توسط کے مقدار کے نسب کرے حد

استوائی قطب تک اس جدول سے ظاہر ہوتا ہے جو مکانات خط جدی یا  
خط استوا یا اور دور درجوں میں عرض کے واقع ہیں ان کے متقابل مقدار برسات کا لکھا

خط جدی کا عرض . . . . . گرہ یعنی انج

ہمالیہ اور مغربی گھاٹ ۳۰۲-

سائنس دی ہارن ہاؤس - رارل ۲۴۶-۰

پاری ہاری ہاؤس - گیارہ ۲۲۹- . .

سری لیوں - گیا ۱۸۹-

کاپ ہاٹ - سٹ دانت گو . . . . . ۱۲۷-

کرانادا - ٹلنٹس ۱۰۳-

۱ - - - - -	۲۵	دہم ۱۱ - سیلاں
۵ ۹ -		کوٹم - سیدان
۵ -		موناہ - کیو ما
۸ -		بہائی
۶ ۸ -		مکاو - جیں
- گرہ بیس اک		حط استہاد و درجہ عرض کے
۵ ۷ -		دارمن المیسر کا
۴ -		کال استہار - حویء علیہ
۲۵ -		رولی - والتی
۲۲ -		تمالی والی اور ملکیم
۲۳ -		سسن
۲۰ - - - - -		ردم
۴۲ -		حیوا

۲۰ —	تہالی جرمی پالی تہیاں
۳۱ —	اکھاٹہ (رہنہ)
۱۴ —	پینس رگ
۱۳ —	دلی رگ — میں لاندہ
	رسات کا سالہ مقدار خطہ دی کے نیچے کے ٹکوں میں لوی جہاں کے
	سالاہ مقدار خطہ دی کے نیچے پرانے
۱۱۵ —	گرہ یعنی اچ
۷۶ —	جہاں میں
۹۵ —	خطہ دی کے رسات کا مقدار
	رسات کا سالہ مقدار تہندی مسطحہ میں لوی
۲۷ —	جہاں کے (جمع کے حالتیں)
	تہندی مسطحہ کے نیچے پرانی
۳۱ —	جہاں کے (یوروب)
۳۴ —	حک معقدہ میں عموماً

اور تہمتی منظومیں تہاں سے لیکر خوب تک عدد برسات کے دنوں کا برتاہی  
اگرچہ زور برسات کا کم ہوتاہی

۵۴- سالانہ عدد برسات کے دنوں کا خوب میں سریاں کے

۶۸- جل مار کے مقابلے میں

۹۶- میدا میں لہار دہی کے

۱۲- بودا ہنگری

۱۳۱- جرمنی کا میدان

۱۵۲- انگلاند اور فرانس کا مغرب

۵۸- پولاند

۱۶۹- پیرس رگ

۱۷- ہیرس لائڈ

۲۰۸- مشرق ایرلاند کا

توسط سینہ کے دنوں کا سال میں ہر کے تحقیق موافق

۱۲۰۰	شمالی لبروپ۔
۱۴۶۰	میلط کا لبروپ
۱۸۰۰	جنوبی لبروپ
گرچہ مشرقی طرف میں ایرلانڈ کے مسہ کے ۶۰ کا عدد دو سو آٹھ ہی ایک سال میں لیکن بہت تھوڑا مسہ بڑا ہی بہ نسبت جبل مار کے حورسات برآمد دو ہیں مسہ بڑا ہی	
سالانہ عدد مسہ کے دو کا کھٹا ہی دیا ہے بعد بڑے کے سب سے	
۱۵۴۰۰۰	مغز کی کار و موال کا ..
۱۴۴۰۰۰	بیج واسل کا ..
۹۰۰	حماں - میدان والگا یعنی بحر حر کا
۶۰۰۰	بیج صیرما کا ..
پارٹ الیسنگ جاوین نیچے آتا غوزق واقع ہوتا ہے سالانہ مقدار میں ربات کے	
۵ ملٹرس معادل ۲۰ انچ	پارکس



وآتی وسط میں

۲ ۱

رنی آلیس کے دامن میں

۴ ۳

گریت سمت بورنارڈ۔ دو مقام شہر لاجک والا یوروپین

۶ ۴

علم کیمیا سے معلوم ہوتا ہے کہ چند کھاراں وغیرہ برسات کے پانی سے  
لے رہتے ہیں اسکا بیاں نیچے کے جدول سے معلوم ہوگا  
برسات کے پانی کے مرکبات

سودا کی سلفت

سودا کی نیوریہ

منیگر کا آگ

لوہیکا آگ

پونیکا کھاربت

مینزیا کی سلفت

نورے کا تیرآب

اکثر جوئے کے سات مرکب ہی

بیان مولوی میراجد الباقی خان صاحب الشریف الرضوی المنشی کے

۱۵ رجب الاول ۱۲۸۴ ہجری مطابق دسمبر ۱۸۵۳ عیسوی میں

### مقدمہ حکمت فلسفہ

تجراؤں ہمیں اور تشہیم کی قیمن۔ بآل برت گار ہوا  
رستہ اور بجلی وغیرہ کی بیدائش کے بیان میں



حاجا چاہتے کہ جب آفات کائنات جنگ میں کے اجرا پڑتا ہی نو اُس سے

خاک کے اجرا میں ایک حرارت پیدا ہوتی ہی اور تھوڑی سی طراوت

وتری جو خاک کے اجرا میں ہی مست و مابود ہو جاتی اور اس صورت میں

اُس اجرا پر جنگی غالب ہو مالکل سوکھی اور نیت ہلکی کر ڈالتی ہی بعدہ حرارت

اور ہلکے پنے کے حکم سے وہ جلے ہوئے اجرا سے خاکی اجرا سے ہوائی سے

آئینہ سنس باکی اعلیٰ کے طرف قصد کر کے صعود کرتے ہیں اسکو عولیٰ میں دھاں

کہتے ہیں ہندینیں دھواں اور بعض حکما درائے ہیں کہ جب حرارت آتش کی

عمر خاک میں آئیں آئیں کرے یعنی بن جاوے اور ہوسٹ ہو اکی ماست سے  
 جو میں سے متصلی زیادتی حرارت کے باعث آتش کی مادہ ہوا کی کہ وہ  
 آتش گویا ایک ہوائے پورہ ہی پورہ خاک سے آئیں آئیں سے ایک  
 مولود پیدا ہوتا ہی اسیکو دھان کہتے ہیں اور حکیم ارسطائیس کہاہی کہ  
 ہوا پانی برساتی اور میں رہتی ہی اور یالی سے کار پیدا ہوا اور دھوپ  
 سے آسمان ترتیب پایا اور کڑاۃ اتر یعنی عنصر آتش سے سب سے  
 ہوتے ہیں اور لباس ہستی کا پہلے میں حکیم سنائی فرمایا ہی ہے عالم گرد  
 دو دو ساتھ آتے ملکدی وایں ادراحتۃ خاک را ساختی مگر کہ بدیستی  
 از دو دھاقہای بند یعنی عالم کو گرد اور دھوپ سے سایا اور اسکو یعنی  
 گرد کو بست کر کے دھوپ کو بڑایا خاک کو بد کر دیا مگر سے او دھوپ سے  
 مادہ ہای تو او کی طاقیں بس دھان کی حقیقت یہ تھرائے گئی کہ جلیقہ  
 اجزائے خاکی میں جو جھوٹے جھوٹے اجزائے ہوائی سے آئیں آئیں سے  
 اعلا طرب حرکت کرتے ہیں دو ستر ایمان بجا آفتاب کی مرکز

جب آفتاب بھیگی نہیں دریا تالاب بیاں اور عدیر یعنی گئے وغیرہ برکتی ہے۔  
 فواسل حرارت کی وساطت پانی اور زمین کی طراوت سب گرم ہو کر کچھ کچھ خزا  
 حاک اور آبی کو لطیف کر کے لعلیے خزا سے ہوائی سے آمیز ہو طرف اعلیٰ چلتی  
 ہے اس کو بخار بولتے ہیں اور لعلیے حاک کہتے ہیں کہ بخار کی بیدایتی ایسی ہے  
 کہ جب حرارت آتش یا تر یعنی عطر آتش کی گرمی عنصر ہوائی سے جو سکے  
 قریب ہی ملجاوے اور اُس ہوا کی راہ سے جو جوہر آب سے جو سنگی رکھتی ہے  
 وہ حرارت اری عطر آب و خاک کثیر از سختی ہے اور حرارت عطر  
 کی تاثیر سے وہ جوہر آبی جوہر ہوائی کے ساتھ آمیزش پاتا ہے اور ان دو  
 جوہر کی رطوبت کی مسابقت سے ایک مولود پیدا ہوتا ہے کہ اس کو بخار کہتے  
 ہیں اور بخار کی پیدایتی دو قسم پر ہے۔ پہلے قسم کی بیدایتی زمین  
 کے اوپر سے ہوتی ہے۔ دوسری قسم کی زمین کے اندر سے جو بخار زمین  
 کے اوپر سے تولید پاتا ہے اس سے ازات آب برسات برف آلا اور قوس و قزح  
 وغیرہ کے ہوتے ہیں خیال کرو مولا ما جامی نے فرمایا ہے۔ چوں کہ نفس زند

بخواسد بکار جوش شد مترکم آن نفس بر شمار باران شود باریجوں کہ قطرہ  
 سارہ واں باران سیل وسیل بحر کار یعنی جب یہ دم باہر چھوڑتی ہے  
 اسکو کار کہتے ہیں اور حب و دے دم ہوا میں بہت سے جمع ہوں تب  
 ارگنا چاہئے اور حب قطرے بنتا ہے تو برسات ہوتی ہے وہ برسات سیل  
 ہوتی پھر سیل سے دریا بنتی ہے آخری درجہ جو تبار میں کے اندر سے تولد  
 یاتا ہے وہ اسطور ہے کہ جب آفتاب کائنات میں کو جو گرم کرتا ہے  
 طراوت حاکمی کے سبب سے کائنات پیدا ہوتے ہیں اگر زمین کے مسامات  
 کشادہ ہوں یا میں نرم ہوا اس سے کائنات نکل کر اوپر مایاں ہوا میر کیا اعلا  
 کے طرف جاتے ہیں اور وہ حالات مکورہ بن جاتے اور اگر زمین سخت ہے  
 یا پہاڑ کی ٹہری اور مسامات اسکے کشادہ نہیں تو وہ زمین کائنات سے گتہ  
 ہوتی ہے اور اثرات لرلہ و طہور حتمہ یعنی حیاتیانی اور معادنوں کی نموداری  
 در شہروں کا ڈوباد و غیرہ بتا ہے بعضے حکما بکار کو دھاں کہتے ہیں اسطورہ  
 سے کہ جو کج حیاتی کے اخرا سے پیدا ہوتا ہے اسکو باکائی کار کہتے ہیں جیسا کہ

اپنی روح خوش دیتے ہیں تو اس سے بخارا اٹھتا ہے اور جو کچھ خاک کے اجزاء  
 تو سید یا مای اسکو بخار خشک رحانی کہتے ہیں اور بھی حاما جیائے کہ حکما کے  
 ردیک نامت ہی کہ حرارت کا کام اور عمل تعریق اور تہیط کرتا ہے یعنی  
 کثرت گرمی کی کوئی جسم میں حادث ہوتی ہے تو اس جسم کے اجزاء کو  
 ستادہ اور برانگندہ کرتی ہے اور سردی کا فعل اور عمل تعقید اور جمعیت  
 دیتی ہے یعنی جب کیفیت برودت یعنی سردی کی کوئی جسم حادث  
 ہو تو اس جسم کو سرد اور دھیم کرتی ہے اگر کوئی یوجھے کہ کس دلیل سے  
 حرارت جسم کے مقدار کو زیادہ کرتی ہے اور سردی جسم کے مقدار کو  
 کمتر کرتی اسکا جواب یہ ہے کہ جب ہمے کسی رتن یا دیکھے کو بانی سے  
 بھر دیں اور ایک حصہ خالی رکھیں تو وہ یاں حرارت آتش سے جوتس کھاتا  
 اور لہر زہود کیلئے کے کارے کے ماہر گرتا ہے اصل میں بانی کا مقدار تو بڑا  
 نہیں عقل سے درایت کرو تو اسنامعلوم ہوتا ہے کہ بانی کا مقدار اور حجم  
 زیادہ ہو گیا ہے اور جاہری کہ جسم کا مادہ اپنی حالت پر رہے اور عرض

اسکا اختلاف یا وہ اسی دستور و مدت یعنی سردی جب ہم کو کور سے میں  
 یا لی مھر کر رکھیں اور بعد حیدر سے کے دیکھیں تو سردی کے سلسلے سے وہ یا لی  
 جم حاکر اسکا مقدار کم ہو جاتا ہے کو واسطیکہ بھیلے یا لی کا سطح جتنا اور قدرہ  
 سردی مل کر سے تو وہ یا لی محتاجا حاتامی یہاں تک کہ تمام یا لی یکساں  
 سنکٹ کے طرح موحاتا ہے حکوماری میں میں کھیتے ہیں اور سب سے  
 مادہ اسکا علیہ سردی ہے ہی اس میں کے مادہ کے حجم اور مقدار میں کمی پیدا  
 ہوتی ہے اور سب طرفوں سے کنتسٹ ظاہر ہوتی اور اس میں کچھ کے اجزا کور سے کے  
 اطراف کو ایسے طرف کھینچ کر کور سے کو بیورڈا لے ہیں پس جس یا لی کے حرارت  
 کھینچات اور کنتسٹ پیدا ہو کر حجم گئے ہوں تو حواء حواء وہ یا لی جو اساطر کھینچا  
 مقدار اصلی سے کمی اور کاستگی یا باقی یعنی اسکے حجم اور مقدار میں کمی ظاہر ہوتی  
 اور شبنم کی پیداوار کے سبب سے ہے کہ جو ہوا میں سے ماس یعنی متصل  
 ہی اس سے دو طور سے شبنم بنتی ہے پھلا طور یہ ہے کہ کمال سردی سے  
 اسکی رطوبت افسردہ ہو کر برف کی مانند تلی جہاں بات یا گر لاتی ہے یا کف

کی مانند ہوتی کہ مثال درختوں کے برگ اور سادات وغیرہ پر گرنی ہی کہ  
حرارت لطیفہ انجودن سے وہ حالت حمادت کم ہو یا بت رقیق کی صورت  
ہو جاتی ہے دوسرا طور یہ بھی کہ کچھ کجارات زمین سے متصادف ہیں  
ہوتے ہیں لیکن شدت سردی سے جو ہوائے صاف کہ رہیں سے قریب ہی اسکو  
علیحدہ کر کے کجاراتی ہے اور رہیں سے ملد ہو باریک باریک قطرے بکرمات  
اور انجا پر ظاہر ہو جاتی اسکو فارسی میں ترالہ کہتے ہیں

ابو کی یہ دایت کے مابین حکما کہتے ہیں کہ کجاراتی جب ہوا پر چڑھے او  
سردی کی شدت سے غلطت یا معقد ہووے رہہری سردی کے  
سبب سے بغیر اور کثیف ہو کر ایک ایک مادہ معقد اسکا مجتمع ہو گا  
ابر بنکر ایک جسم محسوس ہو جاتا ہے جیسا کہ نفس انسان کا ایام رستہ  
اور سردی میں کثیف ہو جا کر محسوس ہوتا اور نظر آتا ہے اور استحال  
میں ابر کتر جمع ہوتا ہے مادہ جو داسکے کہ اس فصل میں کجارات رہیں سے زیادہ  
اتنے ہیں اسکا سبب یہ بھی کہ گرم ہوا جو ہی کجارات کو برتیاں اور



مترقی کرتی ہی پس حرارت کے سب سے حواس اریں ہی ایسے فصل میں  
 ودار مادہ تراور چڑھنے سردی سے بد رہبری سے اتصال یا کہ سردی  
 شدید کے ماقی حرارت حواس کے دانت میں رہتی سو بھی مانی ہو کر حوت غلطت یا  
 اور بھی تقیل میں حاتی ہی اور حواس ای الطیف کہ اریں ہیں بوصف آلی لیکر  
 قطرہ قطرہ پکڑتا ہی یہ حقیقت ارک کیا جبر ہوئی۔ کار ہو اور حقیقت کار  
 کی کیا جبر ہوئی مانی کے اجرا ہوئے حواس سے حرارت عربہ کے یعنی تانس  
 آفتاب سے ایسے مکالم طبع سے عمارت کئے تھے اور تک ہو گا کہ صورت  
 نوعیہ مانی میں اریں اور کار میں مانی رہے جس کہ میر محمود جیسٹری کتاب  
 گلشن راز کے درمیاں دیتا ہی ہے بجار دار و باران دم و گل سات و حاور  
 اس کا منہ لگتا قطرہ باران دریا یا چکوریافت جبین شکل واسما یا جس  
 سردی ہو ا کے سب سے حرارت کہ اجرای مانی میں ہی سو دور ہو دور  
 غلطت یا میں پڑتی ہی سو ہی حقیقت ہی ار اور برسات کی۔ اور بھی  
 چاہے کہ قطرہ قطرہ رسات مولے کا سبب یہی کہ جو بخار کہ ابر ہو ہی کہم

کرہ ہر کوہین پہنچا بلکہ تدریج تضاع کرتا ہی اور جب کہ کرہ زہر کو پہنچتا  
 ہے، یعنی جم حاکر قطرہ قطرہ سکر تراکم ہو جاتا ہی اور ہر قطرہ ایسے حدود  
 میں یعنی فی مسہر تباہی ہونے کے سبب سے شکل لازم آتی ہی اس لئے کہ وہی صورت  
 اس حالت ہی کیونکہ اصل اسکایال اور یالی جسم طہی اور جسم کا تقاضا ہے  
 طبعی بھی ہے کہ کروہی ہووے

رف اور گار کی بیدار کایاں جب بخار ہو پڑ چکے اور بنے تھوری سی حرارت  
 اس میں باقی رہنے کے سبب سے یا ہوا کی حرکت کے سبب بالآخر ترقہ کراد سرت  
 صحت سے ملاقات کر کے اس سردہ و محمد ہو جیسے دھمکی ہوئی رودی کے  
 حالت میں جاتا ہی اسی صورت سے بچے گرتی ہی جب اسفل کے طرف  
 گرے ایک یا ایک کم کرڑی بڑی جسم اس حالتی خصوصاً حوصفت کہ ہوا ہے  
 صحت سے ملاقات کرے ہوا کے صدمے سے تراکم اور جمع ہو کر اسکال مختلف  
 سے نہیں پر گرتی ہی۔ ایک اسکال مختلف ہو لے میں بعضے علاوہ اسکال کے ہیں کہ جب  
 سردی بخار پر عبدہ کر بخار کو روف بناوے اور اسکے اجزاء کو جمع کرے اس میں

ایک تشعید ہوتی ہے اور وہ تشعید یعنی کشت اور کھیسات اگر طرہوں  
 سے کساں ہو تو شکل اشکال کی ردی یعنی مدور ہو جاتی ہے اور اگر کیساں ہو وہ  
 تو شکلیں اسکے مختلف ہو جاتے ہیں اور حکما کے پاس بھیات مقرر ہی کہ روف  
 کا رنگ ہیات سفید اور شعاف ہی وہ رنگ اسکا دانی ہیں ملکہ یہی کہتے  
 کہ روف مرکب ہی بعضے اخزای شعاف سے بیج حالت ایجاد کے مگر ایسا ہیر  
 کہ کچھ رنگ انے ترتیب دیا ہو گا بلکہ ایسا ہی کہ اسکے حلال اور روج ہیں کچھ  
 اخزای ہوا دحل باتے ہیں ساتھ کچھ اخزای شعاف ستاروں کے کہ فیصل  
 سے پہنچتا ہے اسکو اور وہ شعاف معکس ہو ویلے بعضے سطوح سے اس جزا  
 روف کے بعضے اجزا پر اسکے اس دلیل سے کہ اگر کوئی شعاف معکس ہو جاوے خواہ مجو  
 رنگ سے منہا ہو جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر آفتاب کو جویر جیسے یا لی ہو  
 جیکے تو اسکا شعاف کسی دیوار پر پڑتا ہے تو وہ شعاف معکس سفید رنگ نظر آتا ہے  
 اس وجہ سے حسن لہر جب اس شعاف کو جو برف کی اجزائے مرکب سے ہے  
 باقی ہی تو ہم کہہ کر یہی حکم کہ پٹلے کہ برف کا رنگ سفید ہی

اور گا کی بیداشت سی ہر آفت سے۔ یہاں وہ سردی اس میں عمل کی  
 اس کو کثیف کرتی ہے اور رسات کے بویں ہو کر رہتی ہیں ونبہ کے زیر  
 اگر سردی اس میں زیادہ آتی ہے تو اس کو فیرہ کرتا پس رسات کا دگلا تہ  
 کی حقیقت ہے اور ایکہ حالت کے کہ یہ میں بطور سے کہتے ہیں بجا یہ کہ  
 کار کہ اربابی رسات کا طو سے کے بیش اربک سردی اس میں اسیریت  
 کہ حادثہ شدید کی حالت واقع ہوتی۔ دوسرا طور یہ کہ اگر رسات سکر  
 اترے کے وقت کوئی ایسی گرم ہوا سے ملے اور حرارت ہوا اسکے اطراف  
 احاطہ کرے یعنی گہرے اور جب سب اطراف اسکے گہرے گئے تو اس نظر در کے  
 احوال کی سردی جو ہی ظاہر سے مائل کی طرف جاتی ہے اور اس سے سردی  
 مائل کا ایسی سردی بظاہر کی یہ سردی بھی اسیر زیادہ کمال سردی  
 کا درجہ کہ گار مانی اور گار بر سے اور جھوٹے ہو سکا سب مادہ کے حسب  
 اختلاف ہی ہے اگر مادہ اس کا زیادہ ہی تو گار کا ڈنڈا اگر جھوٹا ہی تو  
 جھوٹا ہوتا ہی

نیاں مارا یعنی یوں کہ بیدار ہیں مگر اس حال میں چاہتے کہ جب ہوا کے اطراف سے  
 ایک طرف اٹھنا شروع کرے۔ مگر جب کہ وہ ہوا اور کچھ اسطرح یعنی کٹاؤ کی پیدا  
 ہو۔ جسم سمجھنے کی سہرت میں مقدار اسکا بہت ہو جاتی ہے اور اس سبب سے  
 ہوا دور اور ہمارے اس ہوا کی ہی اسکو دفع کرتی یعنی دور کرتی ہے  
 اور لپٹنے والی کی نگاہ سے لے اور اس سے ہوا میں یک حرکت پیدا ہوتی ہے جب  
 ایسا ہوا درمی ہوا سے متحرک کو مارا یعنی مارا کہتے ہیں۔ دوسرا وجہ یہ ہے کہ  
 جب ہوا ایک طرف رو دت سے خوب سرد ہو جاوے اور وہ سردی ہوا کے  
 اتر کر جمادو۔ یعنی مقصود اس وقت کہ لے لو ہوا ہوا اُن اجزاء ہوائی مستعدہ میں  
 گھسنے یعنی کھینچنا پیدا ہوتی اور وہ ایسے مقدار میں سے کتر ہو جاتی ہے جب ایسا ہو  
 تو ہوا کہ محاورہ رکھتی ہے اس ہوا سے لامحالہ ایسی جائے سے حرکت کرے تاکہ اسکی  
 جگہ آب کیوئے کیونکہ حلال حال ہی اور اس سبب سے ہوا میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے  
 اور اس سے مادہ میں پوں نکلتی ہے۔ میں اس کیفیت کو اور قسم میں کروں گا تاکہ  
 خوب دہیں سمجھیں میں آوے اور اچھی طرح معلوم و معلوم ہو۔ یا ابابہ کی کوئی چیز

دات ہو اسے خارج سے جواعت مولیٰ ہی حرکت دیے ہو کو متلا بحرہ اور اوجہ  
 یعنی کنار اور دھواں جو میں سے اٹھتے اور کرہ رہبر ترک بھٹکتے ہیں اگر سردی نہ ہو کر  
 اُسیر سے اس کنار و دھواں پر ملے کیا او کی حرارت کو رایل کر اسی جگہ کہ وہ نقل  
 اور غلیظ سے اور تغالت کے باعث اسفل کے طرف رجوع کرے اور سرعت تمام  
 کے طرف اترے تو ایک توج زیادہ دات ہو میں پیدا ہوتا ہی اور مادہ عظیم جلتا۔  
 یا تو ایسا ہوتا ہی کہ کنار اور دھواں کی حرارت رہبری سردی دور ہو اور اعلا  
 کے طرف چڑھ کر کرہ مار ملک ہج ایکے انوار کو سردی سے کثافت یا سٹے ہو کر دات  
 اور وہ کرہ مار کے اترے جگہ کو سوجھ ہو جاوے اور باقی رہ گیا سو مادہ استغاثات  
 کے خواہی دات میں ہی دماں سے درگدرا مکل ہو طرف اسفل کے رجوع کرے  
 تب موجب حل اور حرکت ہو اگا ہوتا ہی صورت میں نوں جلینے کا ظہور ہوگا  
 دوسری قسم یہی کہ کب گلا کنار میں سے اٹھتا ہی اور ہوا کی  
 گرمی اور آفتاب کی تابش اس کنار کو بہت سا لطیف اور ہلکا کر اعلا کے طرف  
 چڑھاتی اور جب وہ کرہ رہبری کو بھٹکتا ہی دوسری میں اتر کر تکی و

متکلی اسکی کم ہو جو لطیف اجزائیں اُس سے فی الحال ہوا ہو جاتی اور جو عظیم اجزاء  
 زیادہ کثیف ہو ہوئے حادثہ برگر کے اسفل کے طرف اسکو جیلانے ہیں اس  
 سے حرکت ماحصل ہوتی ہے پس ایسا بیان سے معلوم ہوا کہ یوں کی حقیقت  
 یکہ ہوا متحرک ہی اور آگے کے بیانات سے حرکت ہوا کی ناست ہوئی اور  
 وجوہات بعد سے بھی ہوا کی ذات اور حرکت دونوں ناست ہیں  
 بیاں مہیا ہونے میں رد یعنی گرج اور برق یعنی کھلی اور صاعقہ کے یعنی آتش یا  
 حوا آس سے میں برگر تہا ہی۔ حاما جانیے کہ رد کے باب میں معلوم تالی اور  
 حکم و متاخرین ایسا بیان کرتے ہیں کہ رد کی قسم ایک قسم ہی کہ معلوم  
 ہوا کہ بخار کے دوع ہیں ایک دوع گیلد بخار کہ یالی کے اجزا سے تولید یا تا اور دوسرا  
 سوکھا بخار جو احراے خاک سے پیدا ہوتا ہی اور حسب اتفاق ایسا ہو کہ بے دوع  
 کہ بخارات حرارت کی وساطت سے ہوا پر چڑھ ہوا کے پھلے طیف سے درگر کے  
 اس طیفے میں بھیجیں جو مرکز بہریری ہی تو بخار آلی کتیں حسب سودی مہر  
 انکر تہی اس میں غلطت و کثافت پیدا ہو کر ارماتا اور قرار پکڑ کر بچتا ہی

اور بخار خاکی خشک جو دھاں کہلاتا ہے اور حقیقت میں لکھا ہے زہ زہر زہر  
 قصد کرتا ہے کہ آتش کے طرف اس لئے کہ اسے کو دھاں تک بھیجا دے پس  
 لغوت تمام طرف اعلا کے حرکت کرتا ہے اور وہ بخاراتی حواریں اس کے راستے  
 میں قرار پڑتی ہیں سو اس کو سٹھکان کر بیسے پھاڑ کر جڑھا اور ایسے بیسے۔ عظیم  
 کھتی ہے اس کو عربی زبان میں رعد کہتے ہیں۔

بہری قسم اس طرح ہے کہ گرم بخار میں سے اوپر کے طرف جڑھتا اور اسی سے جو  
 تھکا اٹھا کر مکیجے کے طرف اترتا ہے اتنا راہ میں دو لوکی ملاقات ہو جاتی اور  
 مقاومت و مزاحمت میں اور اسٹھکان بیسے یک جسم کر کھانے دو سرے  
 جسم پر زور سے یا گھسے جالے سے آوار عظیم نکلتی ہے سو اس کو رعد کہتے ہیں۔  
 رقیق بیسے کالی کی بیدار اس طور سے ہے کہ صوف گرم بخارات میں  
 سے اٹھ کر اوپر اعلا کے صعود کرتے ہیں اور اوپر کے اٹھنے سے جو سرد و عیض ہو کر پیچ  
 اترتے ہیں اور جاتے ہیں کہ ہر یک دو سرے سے بردستی و در دورے در گدیں  
 اور اتفاق ہوئے کہ مادہ و خالی سے ملی ہوئی ہوا اتنا میں دریاں ان دونوں کا



محسوس گر فضا ہو جاوے تو اس دو لوکاروں کے قوت کے سبب سے کہ بائیکہ کر  
 زور کرتے ہیں وہ مادہ محسوس نہایت گرم ہو کر آتش کی مثال ہو کر اور وہ  
 مادہ دھالی مستعمل ہو جا رہی ہو اسکو برق کہتے ہیں۔  
 اور ایک قسم ایسی ہی کہ ہوا میں لچیدار عظیم کثیف اور پیدا ہو سکے اور سے کچھ دھالی  
 مادہ سردی کے باعث عظیم ہو جاوے اعلیٰ سے اترتا ہی اور جب وہ اور عظیم کے  
 ردیک بھیجتی ہے تب قوت سے اس کو سکاف کرتا ہی اور اس قوت حرری سے  
 حرارت عظیم پیدا ہوتی ہی اور آتش کی مزاج میں اس مادہ دھالی کو سلگا آوایم  
 سے اسعل کی طرف گرتی جیاجہ آوار بھی سے جاتی ہی اور متعدد ہی طوائف کی  
 متعدیہ دستا اور آوار بعد ازاں مسموع ہوتا ہی کیونکہ مفر ہر کہ جس بعد صرا  
 اور مرنیات کو بعد عرضہ رمانی کے دیکھتی اور جس سمیع مسموعات کو بعد عرضہ رمانی  
 کے مستحق ہی حصوہا اگر کچھ سات بعد ہودے۔

اور صاحب قید ہونے کا سبب یہ ہی۔ کہ جب مادہ دھالی یا مادہ بخاری بہت  
 ہو کر سردی کے سبب سے برق ہونیکے لئے مستعد رہے اور طرف اعلیٰ

یہ یعنی اسکے اوپر سے کچھ اعلیٰ سرعت تمام مارل ہووے اور وہ ہوا نہ توڑ  
 کو طرف میں کے جلاوے دی صاعقہ ہی اور گاہے ایسا ہوا ہی کہ اس صاعقہ  
 کے ساتھ آتش بھی رہتی ہے اس طور سے کہ کچھ اجاڑے دھانی صاعقہ کے ساتھ  
 موجود ہوں اور سب حرکت یعنی یکدگر کے قوت کے علاوہ حرارت بہ  
 علاوہ کے مستعمل ہوتی ہے۔

دوسرا وجہ یہ کہ اگر مادہ دھانی اور بجار دو نو زیادہ علیٰ طہو حادیں اور سردی کے  
 سبب اعلا سے اسفل کے طرف مہوط کریں یعنی اتریں لامحالہ مارا طہر ہوتا ہے  
 اور جب اتفاق ایسا ہو کہ اُس دو لو کے مابین میں رقیق یعنی میلا سا برا آجائے  
 تو اسکو بجار کر وہ مادہ دھانی شدت حرکت اور استکمال یعنی مڑکھائی کے  
 سبب سے مستعمل ہو گرتا ہے اسکو صاعقہ کہتے ہیں۔ اور بعض حکما  
 کہتے ہیں کہ حرارت اور حرکت دھانی بر عمل قوی لڑتی ہے اس درجہ پر کہ کچھ  
 چمکے اجاڑ اس دھانی میں ہیں حرکت اور گرمی کے سبب جو اُس حرکت شدید  
 سے حاصل ہووے دھانی مستعمل ہوتا ہے یعنی سلاٹ اٹھتے ہیں اگر س دھانی

مستعمل کے ساتھ لطیف احرا ہو رہا تو وہ اسی سرعت سے حرکت کر گیا  
 کہ رہتسی نظر آتی ہی اور جبر جلد نالی ہو جاتا رن وہی ہی۔ اور اگر اس  
 سنگے ہو۔۔۔ دھان کے ساتھ اخرا، کیف اور غلیظ ہو دیں تو نالی نہیں ہوتا  
 اور طرف میں کے گر کر جس تے سے ملاقات کیا اسکو صلاتا اور سوختہ کر دیتا ہی  
 اسکو سماعت کہتے ہیں اور معلوم نالی تھا اور اشارات کی کتاب میں فرماتا ہی کہ  
 صواعق باز دے آسمان سے گرے سو کلیاں اتفاق ہوتا ہی کہ احسام ارضی کے  
 ماسد ہوتے ہیں جیسا کہ ارادہ کیا گیا ہی کہ کبھی لوہے کی ماسد کہ سو سنگ یعنی پتھر کی  
 طرح رہیں رگس ہیں یہی دلیل قوی ہی اس بات پر کہ مادہ یعنی اصل صاعقت  
 بحکارات اور دھویں سے ہی جو شہادت رکھتے ہیں مواد سے احسام مکررہ  
 رہیں گے۔ اور تولید مثل باجم ہے ہی یا طبع سے اور اسی دستور معادن ہیں  
 بھی ہیں یعنی جو بحکارات اور دھامات معدن کے زمین سے اٹھتے ہیں اور کرہ  
 رہ رہ رہی سے اثر غلط و کثافت یا کرم صعد یعنی لستہ ہو جاتے ہیں سو  
 ماسد اجسام معدنی کے ہوتے ہیں جیسا کہ دیکھے ہیں کہ سنگ یعنی پتھر یا پتھر

یعنی لوہا اس لیے تاسا آسمان سے گرا ہی اور معذیات کی مبدائیت بھی اسی سے  
 سمجھے یعنی بطور در او بطن کے ہی اس دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ معادن میں  
 بھی تولید مثل ہو سکتی ہے اور یہ بھی جا چاہئے کہ انس صاعقہ رم اور ست  
 یحروں کے آریار ہو جاتی اور انکو ہنس حلا کر سرعت تمام ایسا کذر خانی ہے کہ  
 کچھ از دواع حلیے کا نظر نہیں آتا ہے لیکن سخت اور باصلات استیا کے اندر  
 نعوہ ہیں کر سکے کے سب سے حلا دیتی ہے جیسا دکھا گیا ہے کہ اتر فی بار وہ  
 کی تھلی ریگری لیکس ہیں جلی اور سوار و باگد احہ ہو گیا بہ کیا سب ہے  
 کہے تو سب اسکا لطافت اور نہایت سرعت سے گد رے کا ہی و اگر صاعقہ  
 ہووے جس چیز پر گرے اسکو جلا دیتا ہے۔

تقریر محمد خیر الدین خان بہادر کی صوت اور اسکے کیفیت اور

ہامیت اور اسکے فائد میں قسری ریح <sup>۱۲</sup> <sup>۱۸۵۴</sup> <sup>۴۰</sup> مطابقت بقیہ جوبو  
حادثا و مصلیا

ہوا یا ہوا سے جسم لطیف کو حرکت تموجی میں لادیں تو صوت یا آواز پیدا ہوتی ہے  
بہل یا مستعمل فونوس یا غیر فونوس اور تموج کی حالت میں ویسے احسام لطیف کے اغزا  
ایسی حاسے سے تبدیل ہاتے اور ریر و بالادست وجیب ہوجاتے ہیں لیکن حرکت  
موقوف ہوجاتی ہے، میرا ہی اصلی حالت اور مکان پر آجاتے اگر اسطرح کا مناسب تموج  
متناسب حرکت سے دیا جاوے تو ایک طرح کی آواز مناسب پیدا ہوتی ہے  
جسے ریر مانا دہکتے ہیں جیسے کتیدہ تار کو اکھلی کے سر سے جھینر فیسے آواز پیدا  
ہوتی ہے لیکن جب جسم لطیف غیر مناسب طرح سے حرکت میں آوے تو کچھ  
پیدا ہوتا ہی فقط جیسا بدوق و غیرہ جوڑنے سے جب جسم لطیف کو مناسب  
رماں سے تموج دیویں سرعت ضرورں موافق اسطرح سے کہ ایک ثانیہ میں سول

یاتیں بار موج میں آوود جسم لطیف لہرائے گلتا اور موج کھاتا اور موج نظر  
 میں ہیں کر گرد بستیں ہیں موجیروں نے لڑکھاتے اور اوارید کرتے ہیں اس  
 موجوں کی مثال بانی میں خوب ظاہر ہوتی ہے حسی پانی کے سطح پر ایک بوہدیری یا  
 لکڑی میں تو ایک جھوٹا موج دایر کے طرح ظاہر ہوتا ہے اور تدریج چڑھتا ہوتا جاتا ہے  
 اور ب طرف سے اسرار کو لے جاتا ہے حوالے کر کے یہ جہاں لکڑی یا بوہدیر گرا تھا دایر  
 سے اُسکے عطیسی بے دایرے تک جسے خطوط کہ کھینچے جاویں سب باہم مساوی ہوتے  
 اس سطح ہوا سے جسم لطیف پر پھیلے سے یا اور کسی نے سے صیغے کا متنی ہائی  
 یا طاس کھانے کے کر تو دے تو دیا موج خوردیا رک پیدا ہوتا ہے جو بھینٹے  
 کان کے عتہ، طبل، ٹرک کھاتا اور موج کی رومی نخی حقت یا تہت موافق  
 عتہ، مذکورہ میں لرہ اور لہک پیدا ہوتی ہے اور کان میں عتہ، طبل کے  
 بھیجے ایک نالا ہی جس میں پانی ہر اہوا ہی موٹس عتہ کے لہکے سے وہ بانی موج  
 میں آتا ہے اور یہ موج اس ماریکٹ ماروں کو حرکت دیتا ہے حکور کالی مطرق  
 اور سندالی کہتے ہیں انکے حرکت یا لے سے کان کی عصمت تازہ ہوتی اس کے

معرفت سے ماطقہ کو جبر ہوتی ہی اس طرح سمع حاصل ہوتا ہی فایده عضو سمع  
 کے تین ٹکڑے ہیں باہر کا جو ایک جیف کی شکل برہی اور چھین کا کاں یعنی طبل اور  
 داخلی کاں جس کو لیرتہ بھی کہتے ہیں باہر کے کاں کے دو تقسیم ایک وہ بارہ جو  
 جیف کی شکل برہی دوسرا اسکا مالایعنے صماح اسمیں ہو کا موشہ کر کہا کر گو بجنا  
 اور اس صماح کے راہ سے کاں کے اندر عت و طبلی تر کر کہا تا وسط کا کاں ایک ہو  
 کی صورت کا ہی عظم حجرے میں اعریت و ماریکٹ ٹرا ہوا سے اڈے کے شکل برابر کے  
 کاں کے سمت برادر اس طبل میں تین باریک ہڈیں رکابی مطرفی مسندانی اور  
 عشاہد کور کے سائے اور ڈھیلہ کر یکے واسطے اللہ تعالیٰ نے عضلات بایا ہی  
 اور اں ہڈوں کے حرکت دینے کے بھی عضلات ہیں اور کان کے اندر گئے اور سوراخ  
 رہو رحائے ہیں اور کو بچنے کے واسطے سوا کو اڈن داخلی کہتے ہیں اور ایک والا  
 ہی ماہ نو کے شکل کا اور ایک تین کو لے والا کڑا اور دماں ایک نانی کی شکل کا  
 ستوری عصوی حسین بانی ہر ہوا ہی اور ایک استخوان عضو کو گلی کی شکل کی  
 اور عشاہد سمع اس طرح ہیں ایک آدھ توری جس کے دو سوراخ ایک دسینویلی نو

دوسرا کاکلر زو اور کاکلر زو کے بہت سے پھاتے کاں میں پھلتے ہیں  
 اور تیراں وریہ بھی کاں کی ہیں جنکے بیاں کی یہاں حاجت ہیں  
 اس بیاں سے ظاہر ہوا کہ موجہ ہوا ہی دیرہ سے عا، طلی لکھتا اور اوریالی اسکے  
 پیچھے کالہراتا اسکے سے مارکے باغصلوں کے معرفت سے حرکت یاتی اور کاں  
 کی عصب کو تو کربنی اسطرح سمع حاصل ہوتا اور یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ گشتیا کا سار  
 دیرہ کو لورانی سے بھی ہوا دیرہ موج یا کر کاں میں بھیجتے اور آوار دیتے اور  
 دیے لر لے اور گوکھے سے بہار محل کند دیرہ کے الٹی صدا کاں تک اٹے  
 سو ویسے لر لے مارے جیروں کے اور کاں کے درمیان جسم لطیف موج  
 یا نیکی لایق موجود ہوتا اسکے اواز کے خبر کاں کو ہر گر ہوگی یعنی اگر گشتیا  
 بجایوں اور ہوا ہو تو کان کو اسکی آواز نہیں بھیجیگی حسب ہوا خامی کر نیکی  
 اور اسی ہوا خالی کر کر اسکے سینے کے اندر کا تھی ہلاویں تو آواز نہیں آتی  
 کیونکہ اس سینے کے اندر کی ہوا خالی ہو گئی ہی لیکن سینے کے باہر ہوا ہو نیکی  
 سب سے اگر نیتے تو کرب دیوں تو آواز صاف سنی جاتی ہی



جا یا جائے کہ ہر نئے کو خواہ جسم لطیف ہو خواہ کثیف اس کو ایک لوح ہی ہو ہوا کہ  
 سطح میں کے ماس ہی تقیل تری اور کی ہوا کا دما واد بر لوح بھی کی ہوا پر زیادہ  
 رہے کے سب سے اور جوں جوں لمبی پر خیر ہتے حاویں تون تون ہوا کا دما و  
 کم ہوتا جاتا ہی تو ہوا لطیف تر ہوتی ہی حساب میں کے لمبی پر ہوا کا قفل  
 آوٹا تولد ہو تو مثلاً جیسے میں کی لمبی پر یا و تولد اور لو میں کی لمبی پر نمن تولد اور  
 پندرہ میل زمین واس حصہ تولد کا ہو گا اور تقیل میں اجزاء ہوائی پر یاد ہونے کے  
 سب سے متوجہ تھی پور ہوتا ہی لیکن ہوا لطیف میں اجزاء ہوائی کم ہونے کے  
 باعث سے متوجہ کم ہوتا ہی ہی سب ہی کہ رے او بکے بہاڑ پر جو سطح میں کے  
 نسبت بہت لمبی ہی آوار کا زور کم ہوتا ہی اگر او بکے بہاڑ پر ایک بندہ  
 جھوٹیں تو ایک بٹاخے کی گتہ آوار سسی جاتی ہی رحلا اب اسے مدت اور تری  
 آوار کی ہوا کے ثقل کے سب سے جو ادیر کے دما و سے ہوتا ہی تری ہی ہوا سے  
 میں آوار جس اعتدال سے سسی جاتی ہی اگر دنی ہی آوار ہوا سے تقیل میں کمی  
 حاوے تو بہت مدت سے سسی جاتی حبیب عواموں کی گتہ کی آوار

کے اندر بہت تیر ہوتی ہے بالی کا فوج ہوا رہوئے کے سب سے اور ایک سداوار  
 کے حقت اور شدت کا بعد مسامت بھی ہے مثلا ایک لوہے میں کے فاصلے  
 سے حس شدت سے کہ آوار سے جاگی ہم اسکو درجہ دے کہ تو دو لوہے کے  
 فاصلے سے نصف درجہ یعنی ایک نصف شدت اور تیری سے سے جاگی اور تیں  
 لوہے کے فاصلے سے لوہے ایک درجہ کا اور چار لوہے کے فاصلے سے سو لوہے  
 حصہ اسی طرح جب کوئی بہاڑ وغیرہ یا مغال کی ہوا کا ہوا داخل کرے تو آوار اسی  
 قاتلوں سے بھیجی اگر مغال کی ہوا دور سے بہنے رہے تو کسے گشتے کی آوار جہ  
 گز کے فاصلے سے کم حس جاتی ہے اگر ہوا بھیجے سے ہستی ہو دے اور کوئی جاہل ردو  
 ہنو تو اسی درجہ کی صدا دور تک بھیجی ہے کہتے ہیں کہ دائروں کے قیوں کی تسکٹ  
 کی آواز ڈو در میں گئی اسی طرح اگر بڑا اور ڈچ کی دریائی جگہ کے قیوں  
 کی آواز ٹھٹھٹھیں ہو اسو ستر دس ری میں سے گئی ان دو لوہوں میں حاصل  
 دو سو میل کا تھا ہوا اس صدا کے عقب کے جانب سے بہتی رہے کے سب سے  
 مغال کے دور ملکوں میں آوار سننے گئی اسی طرح شمالی ہوا جب ردو سے

ہستی و غیر ہستی تو اس کی توبہ کی آوار حولی دور و دراز واقع ہیں موزنیوں میں ہستی  
اسی طرح حولی ہوا میں تھالی زبوں میں اس دو لہو صحت میں کھٹی تھالی کھٹی حولی  
کے رہے مارے اس توبہ کی آوار سے ڈاکٹر در نام کی تحقیق سے آوار کی حجت اور  
شدت کا باعث کہتے جیس ہیں۔

بھلا مارے کا سمت اور تہ ہوا کا ہوا سا مجھے یا مجھے۔

دوسرا ہوا کا نقل و لطافت مارا مگر کے موافق یعنی لمبی یا بستی مقام کی۔

تیسرا موکا اعتدال یعنی خوارت یا رودت کی تبدیلی۔

جوتھا ہوا کی ماس کی یا حشکی۔

باجواں بستی ملدی خود اصل ادارے کے۔

تھیں۔ یہاں تک کہ ہمارے بچوں نے بھی اس بات کو جان لیا تھا کہ اگر وہ کسی اور کے پاس جاتے تو ان کی والدین سے براہ کرم نہ کہیں گے۔

آوارہ بہت دور سے کسی جاتی ہی سے نہ ہی ہوا جب نہ بارایا ہوا کے جیسے نکل  
ہوں ہوا جب آوارہ کے کڑے نوح میں آتی ہی تو اسکے فوجی کی کڑے اطراب

میں ہی سواہر لے اور کھیلنے کے حامل حیراں بھی لرے میں آتے ہیں جب وہ ایک دوسرا  
 اور حساس فاصلے پر واقع ہو دیں متلاح ایک تار کو ستار کے چھریں تو اس  
 سے ہر اکونکر ہو کر ہوائی موج میں آتی ہے اسکے نوح سے دوسرا تار اسکے بار و کا بھی حرکت  
 لیا کر ہو گا ایک حیف سا لانا ہوتا ہی اس سے بھی ایک آواز حیف پیدا ہوتی ہے  
 اور جب دو شخص سدا ہم ملا کر لاتے ہیں تو ہوا کے موج سے تیسرے آلات  
 لرزے لگتے بعضے وقت ہر شدت سے لرزے ہیں جو ترک جاتے اور کڑے  
 ہو جاتے ہیں اور متفرق اصوات اور آوازوں سے متفرق موجی ہوا میں پیدا  
 ہوتے ہیں سخت صوت سے ٹرا اور بلند موج بزم صوت سے چھوٹا اور سست  
 اگر مختلف اصوات نماں واحد میں کئے جاویں تو بڑے چھوٹے بلند سست موجی  
 ایک را ایک کاں میں بھی کر عشاء طبل کو حرکت میں لاتے جس سے جہ جہ سے  
 آواز اور اصوات سماعت میں آتے ہیں اگر مختلف سازان ایک دم یکجا جاویں  
 تو بھی تیر کاں والا ان موجوں کی مختلف تکرار سے ہر ساز کی جدی جدی آواز  
 سننے سکتا ہی ان موجوں کی مثال یا یکے موجوں کی سے ہی چون چھوٹی بڑی

لوت ایک یا ایک آتے ہیں تو بھی دسے جدے جدے کا رہے بھیجئے اور ایک سوچے  
سے دوسرا مودہ ماہین ہوتا۔

حاجہ ہر سال تابت کیا ہی کہ جب اعتدال ہوا کا ۶۲ درجہ میں ہے فارن ہیت  
کے ہر ایئر سے تو ایک تائید میں ۱۱۲۵ قدم مک اور یا صوت بھیج جاتی ہی ایک  
نسب آت تائید میں ۹۰ قدم اور ایک دقیقہ میں ۱۲ میل اور ایک  
کشتہ میں ۷۶۵ میل۔

ادقنس درجہ میں جسے بالی جنہاں اگر ہوا خوب حرکت ہی تو آوار کے بھیجے کہ  
جلدی زیادہ ہوتی ہی حساب ایک تائید میں ۱۹۰ قدم جو ۶۳ گریسے کچھ زیادہ  
ہو تائی بھیج جاتی ہی۔

اگر ہوا کا اعتدال ایک درجہ بھی بڑے گئے تو آوار کے بھیجئے کی سرعت اور بطور  
فرق آت ہی ایک درجہ میں ایک قدم اور ایک سمع کا فرق جب ہوا کی  
گرمی کم ہو دے اور ہوا کثیف تر ہو دے تو آوار کی بھیجئے کی سرعت زیادہ ہوگا  
بھی آوار کے گوکھے سے بعد استیا کا حساب ہاڑ کنبد محل مسجد وغیرہ کی دوری

ہم معلوم کر لے سکتے ہیں اس طرح سے کہ آوار گئے بعد الٹی صداں کو کچھ جیروں سے  
 کہتے تائید میں بہرائی ہی سو دیکھ کر فی تائید ۱۱۲۵ قدم مقرر کر لے سکتے ہیں  
 اس طرح توب کی جگہ دیکھے بعد اسکو آوار کہتے تائید میں ہکو سی آتی ہے  
 اس حساب سے اس توب کی مسافت دریافت کر لے سکتے ہیں۔

افغان نکلے بعد کہتے ایک دیر تک لوریں رہیں پڑتا اور سایہ بھی دستا پہن  
 اگرچہ مطلع صاف رہے پھر کہتے دیر کے بعد لور پڑتا ہی اسکا ستہ بھی کہ آفتاب  
 اتنے بعد بری جو اس سے لوریں نک آئے تو مست کا عرصہ لگتا ہی اور لور ایک  
 تائید میں ۱۹۲۰ کا عرصہ طے کرتا ہی اسی قاعدے موافق بہت دور کے توب  
 کا بھی لوریں پڑتا ہی۔

بیاں دیل سے لور اور اواز کی سمیٹنے کی سرعت ظاہر ہوتی ہے۔

گرج کی آوار سے جا لے کے جینر بار تائید کے جھکاہٹ کی روشنائی دہتی ہے۔

اربہ مناسب جہ تائید میں ۹۰۰۰ قدم پر آوار بھیجتے ہو تو ۱۲ تائید میں کہتے  
 قدم پر بھیجے ۱۳۵۰۰ جو معادل ہی ۵۰ گرا کا کسی ایک جہار سے توب

جل اور اعلیٰ جگہ نظر آئی بعد ۳۳ تابیہ کے آواز سے گئی ہمارے سے کئے  
بعد بروہ چہار ہوگا۔

اربعہ تسلسلہ سے ۸ تابیہ ۹۰ قدم ۳۳ تابیہ کئے قدم ۳۷۱۲۵ معادل  
۵۳۷۳۱۲۳ اگر کے۔

اور ہر ایک قسم کے جسم لطیف میں آوار کیساں ہیں پیدا ہوتی اور کیساں  
نہیں بھینچتی ہی جیسا بہت سے بخارات مرکب ہیں جن میں آوار کی تکر سے توج بہت  
مسئل سے پیدا ہوتا ہی اس طرح اگر میڈر و جن کبار میں ایک گشتا ہا دیں تو کچھ  
آوار محسوس ہیں ہوتی گویا خلا جمع میں وہ گشتا کایا گیا جیسا ہوا حال  
کریکے آدے ہوا حال کر کر اس میں گشتا ہائے تو آوار نہیں سی جاتی۔

اس بات کو ڈاکٹر بریسنل اور سر جارج لیونلے ثابت کئے ہیں۔

حب میڈر و جن کبار سے اندر دم لیا حاوے تو اس دم لئے ہوئی آدمی کی آوار  
عجب طرح سے تبدیل باقی اور لیست اور ضعیف ہو جاتی اور تدریج کھلتی ہی  
اسی طرح حب ہوا بہت متحمل یعنی یہ لطیف ہوا حاوے تو یہی حالت باقی

حاتی ہی آوار اس لطیف میں مختلف طرح سے گد رتی ہی کہیں سرج کہیں  
 بطنی یا ہمیں ڈولی ہوئی ننھیں کو ہوا میں کئے جاتے سوا صوت سے جاتے ہیں یہ  
 رن کے آواروں میں لیکر حب بانی کو ہلا دیں اور توجہ مناسب میں لا دیں  
 تو دو رنگ آوا بھیج سکتی ہی بابائی۔

سٹر کو اتنے بے حوا کے تالاب کے اطراف و جواس میں ایک کنٹھے کی آوا  
 سہی ہی حواس تالاب میں بانی کے اندر ہلا گیا تھا اور اس تالاب کا کارہ  
 نو میل کا ہی۔

اور آوار ایک تالیہ میں ۷۰۰ ہم دم طے کیا ہی اس بابی میں۔

اگر دیوار چایل موسامع اور منکلم یا صوت کے تو بھی آوار سنی حاتی ہی کچھ کم  
 کیونکہ موجب ہوا کا کان تک بھیجتا ہی لیکن بہت نرم ایک سخت جیر جیس چایل ہو  
 کے سسہ سے لیکر حسبانی میں ایسی خیر چایل ہو کان اور صوت کے درمیان  
 تو کچھ ہیں سباجانہ موجود ہوا میں طلی جیر کے سب سے ایسا صیغ ہی حویالی میں  
 سوخ لائے کی طاقت ہیں دکھائی۔



جب ہوا میں مختلف ککرات اور ادخہ مخلوط رہیں تو آواز اور اصوات طبعی اور  
حقیقی طور پر کاتنگ نہیں بھجکتے ہیں کیونکہ بعض ککرات سریع التوجع اور بعض  
طی التوجع ہونے کے سبب آواز اور اصوات کی تکرار سے مختلف موج میں حادث  
ہو گئے اور وہ موج الیمین کرائے سے بعضے حلا اور بعضے دیگر کاتنگ بھجکتے ہیں  
ایک صوت کمرے ہو کر سسے آگیا

جب ایک نینے میں کارٹونکٹ اسد بھریں اور اس نینے کو تکرار میں تو تیر آواز  
کھلے کے عوض بھاری اور نواصوت کھلتا ہی کیونکہ دو جسم لطیف ہوا اور اسد  
مختلف نقل طبعی رکھتے ہیں ہوائے موج بھی مختلف رہ گئے ایکے باعث سے صوت  
ایسا اختلاف واقع ہوا ہی ایسا ہی حال بابا جانا ہی حسیہ پانی سے ہر آواز

بستر ہمو لڈ کا اظہار یہی کہ رات کو آواز زیادہ سنی جاتی ہی دل مسرت  
کیونکہ رات کو ہوا صاف اور ایک اعتدال پر رہتی ہی لیکں دل کو کہیں لطیف اور کبیر  
کیف اور کہیں بہت گرم ہو کر کہیں تند ہی رہتی ہی لیکں میں کہتا ہوں کہ رات کو  
مختلف آوازوں کے موقوف رہے سے بھی رات کا صوت زیادہ ترعت میں آتی ہی

نی تاش حکیم لے لو ہے کی ایک ہت لاسی ملی کے آہیں ایک کا تھی بادی  
 اور اسکو ہلانے سے اس آہی لے کے دوسرے جاس برہی سو نھص کے سماعت  
 مین دو آوار آئی ایک آوار اس کا تھی کے کھے سے اس ملی کی اندر کی ہوا موج  
 کھانے اور لہرائے سے اور دوسرے خود اس لوہے کے لے کے تہرائے سے

جب تنکاری مدوق کچھ ایک دوری برسر ہوتی ہی تو بھی دوسری آوار  
 سس جانی ہی ایک صد ہوا کے موج سے دوسرے مدوق کے دہواں کے کرے سطح  
 بر حسب اعلیٰ ہی یا صوت کے مقابلہ برہاڑے کوئی سے جابل تو بھی نہ ہوا  
 حوصوت کی کرے بید ہوتا ہی ہوا سے کراتا ہی اور اسکے کو کھنے سے بہرہ نالو  
 بید ہونا سولت کرادار دیے مارے اور سے ماروں کے کان تک بہرہ نالو  
 ار کے دونوں میں باہاڑ و غیرہ کے مقابلہ میں ایک نوب و غیرہ کے آوار دہری  
 سس جانی جب ایک گولا کسی سطح پر در سے لگتا ہی تو بہرہ نالو  
 سے اچھٹکرتا ہی اس گولے کے لگے اور ایشے کے راویہ دو لوہا ہم مساوی رہتے  
 ہیں سطح اور ارتفاع اور گرمی کے راویہ بھی ہوا اسی قاعدے سے موافق آوار

کئی ٹکڑے جس سطح پر لگتی ہی تو بہرواں سے دیسے ہی راویہ سے التی  
 ہی جیسے زاویہ پر اس سطح پر لکھا ٹی تھی اور اس کے ٹکڑے کھانے اور التی  
 کے زاویہ دو لوہا ہم قسادی رہتے ہیں جب صد ایک جسم سطح سے التی  
 اور کانٹ بکھیتی ہی تہورے مسافت سے تو ایک گویا سے مسج ہوتی  
 اور جب سامع اس سطح سے تہورے دور کھڑے رہ کر کوئی لفظ بولے  
 ایک بار یا کئی بار تو بعد وہی صد التی آتی ہی اور وہی لفظ سنا جاتا اگر  
 وہ جسم سطح بہت دور رہے تو بہت سے بار کر وہی التی صد اس حالتی  
 اگر ایک تہ درجت خشک کار دور رہے تو بھی اس سے اس طرح کی صد بہت  
 سے بار سے جاتی ہی۔

جب ویسے وہ جسم سطح منواری کے دریاں جو مسافت طویلے پر ہوں آواز  
 کئی حادے تو صد ان تکرار بہت سے بار سے جاتی ہی۔

اور جب کمر بال کے گنتے بج کر آخر ہوتے ہیں تو ردیک ہی سو تھیں کے کان میں  
 دیکھ گویا بار بار آتی ہی ہوا کے موج در موج لہراتے کان میں۔

سب سے تیزی اور جی - و مقعر سطحوں سے آوار کا آئنا نور اور حرارت  
 کے انعکاس کے طور پر ہی دیئے سطحوں کے ، یہ بہت بڑی ہی منحصر کوالتی  
 صدا اسی ہیں آتی جو طرف کا مودہ ہوائی ماہم تصادم کر کے سب سے  
 مگر دور والے کو اچھی طرح سموع ہوتی ہے

جب آوار کی لہر مڑے انڈیڈ رجہ جسم پر ہو تو آوار کی تیری اور جی  
 فرق آتا اور آلتی صدا ہیں آتی ہے

اوجھ اور رے محل گ اور ہرہ کئے ہوئے اوجھ دیواروں کے کمروں میں جس  
 سختی اور تیری سے آوار اور صدا کاں میں پڑتی ہے سو اگر وہی آوار اور صدا  
 ایک گھر میں جس کے اندر سب دیوار و دریر و مالا دیوار گیر یوں اور کپڑے کے درت  
 اور چاندینوں اور بدوں سے گھرے گئے اور مرے گئے ہو دیں تو کمر اور کمر جاتی  
 ہے ہوائی موجوں کی لہر مڑے گئے بہت جیغ ہوئے کے سب سے

جب تار یا تیر یا کھینچے جاوے جیسے سارگی براسکی کماں کو کھینچتے ہیں پیستار  
 وغیرہ کی تہی ہوتی تار کو مڑا کر آلت سے جھیریں تو قانون دیں موافق لڑنا اور

دو تاریں ایک قطر کے برابر ہوں۔ رز ریاں معروض میں اکال را  
 اکلی ہوں کے ساتھ ہوگا، اگر ایک رات کے طول کا ایک تارہ میں نہیں  
 دو مارا رہا ہو تو اگر اس تار کو نصف کریں تو ایک تارہ میں جو ست مارا رہا  
 اگر ملولت اس کو دو بر جھے مارا اس معروض مالی میں اس طرح قطر کے ست  
 سے ہی ماروں کے لئے کا عدد دریاں معروض میں ٹہنا گشتا ہی ملا توارا  
 کہ ہم قطر اور ایک تارہ سے تے ہوں ریاں معروض میں ختم مارا رہے سو اگر  
 اکالہ کرم کیا جاوے تو اس سے زیادہ مارا رہے جب ایک تار کا قطر میں ہی ہو  
 ایک تارہ میں تیس یا دو مارا رہا ہی اگر اس کا قطر دو ہو تو سات یا چار مارا رہا  
 اگر قطر ایک ہو تو دو بر جھے بار اسی زمان میں

اور تاروں جو ایک قطر اور ایک طول والے ہوں اور ایک تارہ سے تے ہوں تو  
 اکال را مناسب ہوگا جب اگر ایک درجے کے قوت کی تارہ سے تے  
 ہوں تو جبے مارا رہا رہے سو اگر دو درجے کے قوت کی تارہ سے تے ہوں

تو چارو تھے اس طرح -

حکیم پناٹ کے حساب اور تحقیق سے ایک زمان مفرد ص میں آدار کے شرف

موجی حویدا ہوتے ہیں سو کئے دور تک بھجنے ہیں اس دل میں میں ہی

سوجہ آدار کا ایک تا یہ ہیں بھجما دامن کا مور کے اتنے قدم

۱	۲۴	-----	۱
۱	۲	-----	۲
۲	۵۶	-----	۳
۳	۲۲	-----	۳۲
۱	۶	-----	۶۴
۸	-----	-----	۱۲۸
۴	-----	-----	۲۵۶
۲	-----	-----	۵۱۲
۱	-----	-----	۱۰۲۴
۶	-----	-----	۲۴۸
۳	-----	-----	۴۹۶
۱	-----	-----	۸۱۹۲

آدمی کے کونے

آئے سو آواراں

الغورہ بکھوں کے

حکے

آدار کے موازن

دو نو طرف کیلئے

## فائدہ صوت اور آواز کا

اللہ تعالیٰ جو حکیم مطلق ہی سوا کثر حیوانات کو سماعت کی قوت دیا ہی سامع کے وسیلے سے مرعوب کے طرف جاویں اور مارے مہا گین جیسا حیوانات کے بچے مائے آوارہ سستے ہیں تو اسکے طرف دورے جاتے ہیں اور ماگ اور ہیرے کے آوارے مہاگ جاتے اور اسان جو سخت خلافت کو زیت دیا ہو ابے منصب کے تقاضے سے ہر ایک کی داد فریاد اور عرصہ معروض سننے کی ضرورت رکھتا ہی اور خود ایسی حوائج اور مظلومات غیر کونالے کے سوہر معالے اور داد و سند فیصلے اور فتوے حکمت و صلح حوتی اور غمی میں سماعت کی بہت احتیاج رکھتا ہی اور اصوات سے اگلے فاعل کی ہستی کی دلیل معلوم کر سنا اور بہت سے اصوات اور آواز سے مطالب عمدہ پانا اور اسکے اختلاف سے جد سے حد سے مرصاں کے ہونے پر دلیل قائم کرنا جیسا استہتکویت ایک آدھی حکام راقم کے والد ماجد حضرت خاں عالم خان بہادر شہر جنگ نے سماع الیاس میں رکھے ہیں سو اس آواز کو طبیب بیمار کی جھپتی و غیر

رکھ کر آب کا لگا کر سستا اور عصا و فٹ کے ستر یا بی وغیرہ آوار کے  
 دریلے سے جھاتی اور ول وغیرہ کے مختلف مرضاں اور بچے کی حیات اور  
 وجود کی دلیل مائے میت میں بچے کی ستر یا بی حرکت کئے ٹکرا اور اسکے دل کی  
 صفات دور کرتی ہے اور اس طرح طیب ایسے مائے سے بیمار کی جیات  
 بصرہ کو تھوڑا سب کے خلاص سے مرض میں یا سکتا ہے اور جو مطاب کہ  
 کھم سے ورا داہیں کر سکا ہی سو ابی مانی الصیر راگ اور ماحوں میں سمجھتی ہے  
 لی تحقیقت راگ ایک جس معوی ہی صبا عی اور حوشی و صل و عہد راحت  
 و صحت راگ کے وسیلے سے اس طرح ادا ہو سکتے ہیں کہ سینے ہاروں یرو  
 ہی کچھ تاثر کر دکھاتی سب طرح متعرج و حلال ہی اور عادت نفس کی ایسی ہی  
 کہ ایسے علم اور حوشی ریح و راحت کا ترکیب غیر کو بنایا جاتا ہے اور ایسی  
 مصیبت و راعت میں غیر سے مدد لینا بہت سے حیوانات حونی الحمد  
 کچھ تصور رکھتے ہیں سو ابی مصیبت میں اس سے مدد دیا جیتے اور ابی عالم  
 کے زیاد کرنے صبا کو احب یا سا ہوتا ہے تو اس کے اطراف بہر بہر کر



مانوس حیوانات کے نیچے حب مرث ہیں یا ایز اور کچھ آفت ہوتی ہی تو ایسے  
 اس لکھا ہی سو آدمی سے دکھ بھارتے اور کتابلی وغیرہ جو حوس ہوتے ہیں تو دم  
 پلا ہاکر اور دوزخ دہیب کر اور کچھ آواراں کال کال کر ایسے حادثے سے بچنے کے  
 کرتے ایسا ہی انسان بھی یا عرص حال اور دیوالیوی فریاد  
 میں اعانت و امداد غیر سے کرتا اور اسکی سستاد اور عجموی کر  
 بہات تو کلمہ دکلام لفظ و محاورے اور صاب بولے اور بھاکے سے بچا ہوا  
 اور حوصہا میں ومانی الضمیر مارک اور بیان حال اس صاب بول میں بول ہیں بکلی  
 سو تنہا کی راہ میں کہتا ہی اور توسط و ماحری اور حال واقع ہونے کے  
 دو طرح سے حکم میں ہیں آئے ہیں تو اک دوسرے بیان کرتا عرصہ حکیم  
 اکے ہر طرح کی بولی اور اداس مانی الضمیر ایک سے دوسرا سے کے واسطے  
 کال اور اسکے اعصار و بولی دیر دلی مارک سماعت کی قوت اور درک کی  
 کتا اور باہر ہو کر اس لطافت سے مایا کہ ایسی ایسی بولی اور اصوات سے  
 ہوتا متاثر ہو کر موج در موج ہمارے کالوں میں بھجکر ہمارے سماعت میں صوت

وَاَدَارِ بِجَاوِے حَکِی دَسِی لَی ہِم مَظَنَکَ - رَاہِ یَا دِرِ مَسْجِدَانِ اللّٰہِ اَحْسَنِ  
 الْحَاَلِیْنَ وَاحْزَرْدِ عَوَاہَا وَالصَّنُوءَ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ  
 وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تقریر مستقیم جبکہ بہادر کی بیان میں جز لایخبری کے

دسویں تاریخ کو جمادی الاولیٰ ۱۲۷۰ ہجری مطابق گیارہویں فروری ۱۹۵۲ء عیسوی  
حامداصلیا

حانا جائے کہ اجسام عالم طبیعت کے تین قسم پر ہوتے ہیں تجاری۔ سیال  
اور سجد۔ ہر ایک جسم ان تینوں جسموں سے ایسے درات سے ماہی جو قسم  
ہوتے ہوتے ایسے درجے کو سمجھتے ہیں کہ ہمارے قدرت و قوت سے بھر کر ان تقسیم  
کرنا ہر موحا ہائی۔ کہو کہ ہمارے مات الفعل الیاء الہیں جو انکو تقسیم کر سکیں  
لیکن یہاں حکما کو اختلاف ہی۔ بعض کہتے ہیں کہ خوالیے درجے کو سمجھنا ہی کہ بہر  
اسکی تقسیم کسی طرح سے ممکن نہیں۔ اوہیں کے مذہب سے اسکا نام جز لایخبری  
نہا ہے۔ حکومتیوں میں آئم کہتے ہیں۔ یعنی غیر قسم۔ ایک دلیل اے دعوے  
پر یہ ہے۔ مثلا اس منتفی یعنی تری اگر ایسیس کا سراپا اس محروط  
یعنی رسوم کا سر۔ جو مہنتی ہوا ہی ایک قطعیہ جو جز لایخبری ہی۔ بہر اوسی

ملت یا محروط کو کر دوں طولاً حصہ کریں تو یہی لفظ ہر ایک حرکت کے سربراہ اس سیم کے قائم ہونا جلا تاہی تقسیم ہلے کے۔

بعض حکماء یوں اور فرکستان خودیے لانا تقسیم ہلے کے لائق حرکت کے قابل نہیں ہیں ہوا بے تخصیص ہلے سے یوں مایا کرتے ہیں کہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ حکما کسر ہو سکے۔ ایسے کسی تے کو کٹا ہی کو تو یا بیہوش اور مارنا کر و لکین یہ ممکن نہیں کہ بہر اس کو لے! میسے ہوئے حرکت کے رد و نکلنے کے لئے ہو سکیں اگرچہ بہت صاف ظاہر ہے کہ ایک چیز کو ہم اس مارک کر سکتے ہیں کہ بہر حرکت کرے ہوا اس کی طاقت سے باہر نظر آتا ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے ہاں اور نظر کی قدرت سے باہر ہو گیا ہے۔ سو جب ویسے حرکت کو ہم حرکت میں یعنی میکر میں کہ یا بہت مآ آئے سے دکھیں تو وہ حریر مرئی جو نظر نہیں آتا ہی انما را دستہای حکم تقسیم لطرے مآں ہو سکتی ہے۔ اور جب کہ کوئی چیز ایسی مارک ہو جاتی ہے کہ ہم اسکو حرکت میں کے درجہ سے بھی سمجھ سکتے ہیں تو عقلمندوں پر بہت حیرت و حوشن ہوگی کہ

دیے جرنے تک عقلائے حاکمیت ہیں۔ حسب ایک جبریات درج میں  
 باریک سے باریک ہووے۔ گو ہمارے طاقت، یہ ہدایت باہر رہے کہ انکو  
 ہم اور تقسیم کریں۔ لیکن ہم یہ جیاں کر سکتے ہیں کہ ایک تھے اگر جتنی بھی  
 باریک ہو تو بھی ضروری کہ اسکا آدیا یا ڈھونگا۔ کیونکہ ہر ایک جسم طبعی  
 ایسے اخراے باریک سے مادی خود دوسرے حکما کے مدہب سے قابل  
 تقسیم کے ہیں۔ لیکن وہی اجزا ایک دوسرے برائے کے مدہب سے ہر ایک  
 جزا وہیں کا مقسم ہو گیا ہے۔ کیونکہ کوئی کسی کے نصف مانت یا ربع وغیرہ  
 پر آیا ہوگا۔ اس وجہ سے صاف مانت ہوا کہ کوئی جبر ایسی ہیں کہ حکما آدیا  
 یا ربع ہو سکے۔ جیسا کہ اسی باب میں حکما و مدکور بہت سے مثالیں لکھنے میں جسے  
 علم کچھ صفت الہی ظاہر ہوتی ہے کہتے ہیں کہ ایک جبر کئی ہدایت باریک  
 در وہیں تقسیم یا سکتی ہے۔ اور جب اتنے در وہیں تقسیم ہو جائے تو بہت  
 مانتالی خیال میں آسکتی ہے کہ ہر جبر لا انتہاء در وہیں مقسم ہوگی۔ اور کہیں اس  
 کو بھیجی کہ اسکا درہ قوت ستری سے بہر قابل تقسیم رہے۔

مثال اول — جاہر مودہ کہ سب قسم کے طراتو میں علی الخصوص  
 جامدی اور سولے میں ایسی خاصیت پائے گئی ہے کہ وہ لانا ہذا دون میں  
 تقسیم ہو سکتے ہیں۔ مثلاً جیسے ہر قدم کے رویے کے تار پر ایک گریں ہو  
 المانع بن جائے۔ اسی طور سے ایک قدم پر جیسے ہر ارداں حصہ اور ایک  
 انگلیں رشتہ تریبہ ہر ارداں حصہ اسکا ہوتا ہے۔ جابجا پائے کہ ایک گریں  
 ایک دائرہ جو کئے برابر ہے۔ اور نہیں گریں کی ایک رتی ہوتی ہے۔  
 اور ایک گریں سولے میں اردو شمار کے ۰ ... ۶ ۳ تین ارب  
 مات کر دیر سے ہوتے ہیں۔ عور کیا جائے کہ ایک گریں سوا حسی کی کیفیت  
 ہوتی ہے تھے درویش تقسیم پایا باوجودیکہ اتنے مار یک حصہ کو بیجا بہرہ  
 ہی۔ کیل طاقت بہتری سے ماہر۔

مثال دوم — یہ ہے کہ رنگ غیر معین درویش منقسم ہو سکتا ہے  
 مثلاً ایک گریں کار میں کا حوا یک قسم کا رنگ ہوتا ہے اور سوا بیانی  
 میں ملا دیں تو وہ یالی خوب رنگ دار ہوتا ہے۔ فرض کیجئے کہ بانی کے

بچے لاکھ ستر ہزار قطرے ہونگے اور ایک ایک قطرے میں سو سو درہم  
 کاربان کے ہون تو اس سے بہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک گرین کاربان چھپے  
 کروڑیس لاکھ درہم ہوں۔ اس صورت میں دیکھا جائے کہ کسے دروں  
 میں ایک در کو تقسیم کیا اگر وہ ذرا ستانے ایک در کو چھپے  
 بھی قابل تقسیم ہیں۔ میں نہ کہ انہوں کہ اور ایک در کو ہی اسکا درہم  
 ہوگا ہر ایک میں درہم لا بخیر کہاں ماقی رہا۔ کیونکہ ایک درہم  
 وہی درہم لا بخیر کے کئی از حاصل ہوسکتے ہیں۔

مثال سیوم — یوحنا کے تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تار  
 جو کھڑی تیار کرتی ہے اگر ہم اسکو درہم کے درہم سے دیکھیں تو معلوم ہوگا  
 کہ وہ ایک تار اور ویسے جیسے ہر تاروں میں سستی ہے دیکھا جائے کہ اس میں  
 فقط قدرت حلقی کی نظر آتی ہے اور اس سے بہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک ایسا  
 باریک تار کھڑی کا اتنے تاروں میں تقسیم ہو جاوے تو خیال میں نہ آسکتا ہے  
 کہ ہر ایک تار لا انتہا اجزائیں تقسیم یا یکساں طولا ہوا لینے لہائی اور موٹائی میں

حکودہ ہر ایک تار بہت مار یک دروں سے نہای اور ہر ایک ذرہ اسکا  
 نمود و طینت جو موجود طبعی مولود کو جسم لازم یا محتمل ہوا تو <sup>نقص</sup> جسم  
 بدیر ہوا کہ جسم مرکب کے درے مرکب ہو یکے سے اور معدیے لسیط کے  
 ایک ر ایک واقع ہونے سے۔

مثال چہارم۔ عقلا کے تھیفار سے مات ہوا ہی کہ جوں جو ہا  
 بدن میں ہے اور ہوا ایک قدرتی سرچ جیر ایک جسم کی سی معلوم ہوتی  
 ہے۔ اویکے سرن کا ماعت کچھ اوہی ہے یعنی اس میں دو جیریں ہیں ایک  
 نے صاف سیال حلو اکریری میں سیرم کہتے ہیں اور دوسرے جیر  
 سرچ درے جو اس سیرم میں ملے ہوئے ہیں وہ اتنے اتنے جھوٹے جھوٹے  
 ہیں کہ اُس سیرم میں ملے مثال ایک سرچ جیر کے دکھائی دیتے ہیں  
 اور اوں دروں کے ریرے حکو گلو لیر کہتے ہیں جو دیں ہزار حصے ایک لچ  
 کے راہی اسکا قطر ہیں اور ایک قطرہ جوں میں دے درے دس برابر  
 ہوتے ہیں مگر میکرس کو سے اس کو لیر کو کہتے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر ایک



درہ او میں کا مخروط ستاری شکل کا ہے۔ جسکے چار سطح ملت ہیں میں جانب  
میں تین اور قاعدے میں ایک یہ سطح او کا مخروط قسم کا غیر انتہا۔

مشان جسم۔ زیادہ قحی کی سال ہی حکو امروں رک صاحب نے جیت  
کی ہی کہ ایک قسم کے حاور ہوتے ہیں اور قسم کے حاور کو ہم بعیر حردہ میں نے  
نہیں دیکھ سکتے بلکہ وہ حاور ایسے جھوٹے ہوتے ہیں کہ اگر ہم ویسے ہر ارد  
حاور کو جمع کریں تو بھی ایک دائرہ بنی کے برابر ہیں نظر آتے۔ مجموعہ ویسے ہر ارد  
حاوروں کا ایک وقت واحد میں ایک سوئی کے ناکے سے کل جاسکتا ہے۔  
امروں رک صاحب نے فرماتے ہیں کہ اوہیں حاوروں ایک طور کے ملتیں جیسے  
بہتر کے تختیاں بنار ہوتے ہیں۔ اور ایک کعبہ ایچ کی تختی دو سو بس گریں  
کی دروں کی ہوتی ہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک گرین میں اہارہ (دوسرے لاکھ  
ویسے حاور ہو گے۔ جب ایسا ہو تو اس سے صاف معلوم ہوا کہ ہر ایک حاور  
کو اعضا لازم ہیں تو ویسے حاوروں کے اعضا کتنے ہر ایک ہو گے اور ان  
اعضا کے رگ دریتے اور اوں رگ و ریشوں کے درات کس عید اور عید انتہا

مقالہ قسم — ایک اور دن اس بات کی یہی کہ اگر ایک کاغذ کو تنک سے مس کر لیں اور اس پر کچھ مصموں لکھ کر کسی دور و دراز ملک کو بھیجیں اور پھر وہی خط وہاں سے آئے تب سیر بھی ہم اسکو پھر واپس وہیں روانہ کریں تو پھر اسل خوش ہوئیں جائیگی۔ بس یہ بھی ایک مثال اوسکی ہے کہ کیا جانا ہے کہ وہ شکت کی خوش گوئی جو تھے جو تھے درویش تقسیم بائی ہوگی ماحول انکے سر دور دراز کے جوہر لکھ دے اسکے خوش گوئی آ رہے ہو گئے تو پھر اسے خوش ہو گئی۔ اس طرح سے اور ایک مثال مایا جاتی ہے کہ اگر ایک مکان میں لادہ رکھو ایک قسم کا عطر لکھ کر یہی مایا ہی ایک جگہ میں ہر کرتیر آگاہ دہریس تو وہ کارسکراؤ جاتا اور تمام مکان کو گھیر لیا جیسے سب سے اوس مکان میں ڈری در تک خوشو عاری رہتی ہے۔

عور کیا جانے کہ کیا کیا صنعت اور حلق اور دسموات کی یہ حوایے ایسے عجیب و غریب جبریں ای قدرت کاغذ سے یہ کیا اور آویں اوس عاقلوں کے

مقل خرہ میں برحوالیہ ایسے تحقیقات کہیں جس سے علی العموم نفع بھیجا اور ہر ایک  
 پر اس حلاق الکبر کی صنعت کا ناما صاف معلوم ہوئے لگا۔

امام محسن کی خدمات میں اس نے لصاعت علم و ہر کی کد ارتق بہر ہی کہ دراج علوم  
 عقلی کا ہمارے قوم میں اگرچہ راء سابق میں کثرت تھا لیکن اس معقود ہو گیا ہیں گئے  
 کہ یوں ہی کے محاکا حائے والا راء علی المخصوص اس آبادی میں۔ مگر ادلوں ایک  
 محسن علم و ہر کی حوائج کل معقود ہو کر تھی جس میں علوم مادہ کے مدارک اور اتنے حینہ  
 میں۔ اور جس سے ایک نفع کثیر سامعین کو حاصل ہوتا ہی سوا یا جامع ہوتے ہوئے یہ  
 حاسی ہی عمر ہر میں کہیں۔ دیکھا سنا۔ مگر جس سے سیرت عید ہی ورڈا مہور  
 صاحب بہادر کے حکما حینہ علم کے رواج طرف مصروف ہی ہیں محفل ان  
 علوم کا رواج دیکھ کے لئے مقرر یا نے جس کے باعث بہت سے مالمعلوم انوار معلوم  
 ہوئے گئے اور کھوکھو کان تک یہ ہو چکے تھے مولودرات سے میں آئے۔ یہ عاصی  
 اس محفل کے ایجاد کے ان علوم کے ماحت طرف زیادہ تو عمل نہیں رکھتا تھا لیکن نظر کر  
 بہادر مصروف کے امر ار کے اور اس محل کے نواید کے رعیب کے بے حال کو ادہر لایا

در تقویم ہمدی اور انگریزی تقویم سے یہ مہیاں احد کر اور اسکو بہادر موصوف  
کے نظر علاج سے گدار کر اس مجلس میں مایا کیا۔ اب ارباب مجلس سے التماس یہی  
کہ کرا مایاں میں کچھ سہولتیں یا دین تو معاف رکھیں۔

مستقیم جبک

مرفوم دوم جمادی الاول ۱۲۷۰ھ بمطابق ۱۸۵۳ء  
سلطان یار دوم فیروز پورہ



۱۱۳۷۱	دانشدہ سر
۶۴	فن نمبر
	کتاب نمبر